اسباقِ عشق

(زندگی میں آسانی اور روشنی عطا کرنے والے اقوال)

سید غلام حیدر شاہ قلندری

انجمن غلامانِ قلندر ویلفیئر سندھ

کتاب: 25

جملہ حقوق محفوظ ہیں

کتاب:	اسباقِ عشق
مصنف:	سید غلام حیدر شاہ قلندری
معاون کار:	الطاف ملکانی
مرتب کنندہ:	شیر خان پنہور
اشاعت اول:	اگست 2023
شائع کنندہ:	انجمن غلامانِ قلندر (ویلفیئر) سندھ انفارمیشن شعبہ
کمپوزنگ:	شیر خان پنہور
تعداد:	1500
قیمت:	300

ASBAQ-E-ISHQ

1ST EDITION: ©August 2023

PUBLISHED BY: A.G.Q.W SINDH

INFORMATION DEPARTMENT.

COMPOSING: Sher Khan Panhwar

Contact: 0300-3483688, 0313-3738040

Email: sherkhan.itian@gmail.com

انتساب

اُس عشق کے نام جو بڑے بڑے عقلمندوں کو اپنا گرویدہ بنا کر ایسے اسباق پڑھاتا ہے جن کو وہ پہلے نہیں جانتے۔

سید غلام حیدر شاہ قلندری

راہِ عشق کے اسباق

علم، عبادت، عشق اور خدمت ایک باشعور انسان کے لیئے زندگی کو بامقصد بنانے کے لیئے یہ اعلیٰ اصول ہے۔ لیکن یہ بات بھی ثابت ہے کہ علم صرف کتابیں پڑھنے سے نہیں ملتا، جب تک کسی استاد کے سامنے یا اہلِ علم فرد کے آگے زانوءِ ادب سے نہ بیٹھا جائے۔ عبادت بھی خلوص نیت اور کسی ہادی وَ رہبر کے بغیر کوئی فائدہ نہیں پہنچاتی اور عشق تو وہ آگ ہے جس کو اپنے من کے اندر جلانے کے لیئے ایسے جلتے ہوئے انگارے یا کسی روشن شمع یا کسی جلتے دیئے یا پھر آگ کے جلتے ہوئے الاؤ کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو من کی ٹھنڈی برف کو پگھلا کر روشنی کا دیا جلا سکے۔ دل و دماغ کا اندھیرا دور کر کے زندگی کا حقیقی شعور بخش سکے اور یہ ہماری خوش نصیبی ہے کہ ہم انجمن غلامانِ قلندر کے قافلے کے ایک ادنی کارکن ہے اور اس قافلے کے رہبر وَ رہنما سچے سالار سائیں سید غلام حیدر شاہ کاظمی قلندری ہیں۔

سائیں سید غلام حیدر شاہ کاظمی قلندری جو علم وَ ادب، عبادت وَ عشق کی جذب وَ مستی کو نہ صرف جانتے ہیں پر ان میں وہ روح مسیحائی ہے جو زنگ آلودہ ذہنوں، بھٹکے ہوئے دلوں اور نفسانی وَ شیطانی وسوسو میں گھرے ہوئے انسانوں کے زخموں کا علاج کرتے ہیں۔ سائیں غلام حیدر شاہ قلندری کا اندازِ خطابت ہو یا کرتاس وَ قلم پر الفاظ کے صورت بکھرے موتی ہو ان میں ایسا اعلیٰ شعور اور فکر ملتا ہے جو زندگی میں اداس، مایوس، ناامید لوگوں کے لیئے ایک اُمید اور روشنی کا پیغام ہوتا ہے۔ سائیں کی یہ کتاب "اسباقِ عشق" ایسے ہی چھوٹے جملوں اور اقوال سے آراستہ ہے جو کسی بھی اہلِ دل، اہلِ ایمان کو نہ صرف حق کا راستہ دکھلا سکتی ہے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ حق تک پہنچا بھی سکتی ہے۔ بس ان الفاظ کو دل کی آنکھ اور کھلے دماغ سے پڑھنے کی ضرورت ہے۔

الطاف ملکانی۔

مصنف کی طرف سے دو الفاظ

اسباقِ عشق اندر کے احساسات کی ترجمانی ہیں جو الفاظ کی صورت میں آپ کے سامنے ہیں اور وہ وقتاً فوقتاً ہمارے ذہن میں تو گونجتے ہی رہتے ہیں، لیکن ان احساسات کو الفاظ کی صورت میں ڈھالنے کے لئے کبھی کبھار رات کی تاریکی میں نیند سے اٹھ کر محفوظ کرنے کی کوشش کی ہے، پہلے ایسے خیالات کو چھوڑ دینا ہی بہتر سمجھتا تھا، لیکن جب سے بیٹے شیر خان پنہور اور سائیں الطاف ملکانی نے ان کو محفوظ کرنے کی ذمیداری اُٹھا رکھی ہے، تو بس اب لکھنے کی جستجو کر لیتے ہیں، ویسے میں کوئی ایسی اتنی بڑی دانا شخصیت نہیں ہوں، جس کی باتوں کو سمیٹا جائے، بس محبت والوں کے کہنے پر ہتھیار ڈال دیے ہیں۔ ان سب مہربانوں کا شکر گزار ہوں جنہوں نے اس مسودہ پر اپنی آراء کا اظہار کیا ہے، یہ سب ان دوستوں کی کرم نوازی ہے، میرے پاس بس دعائیں دینے کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے.

سید غلام حیدر شاہ قلندری

غصہ کرنے والوں پر غصہ نہ کرو۔ بلکہ ان سے محبت کا اظہار کرو تا کہ ان کا غصہ بھی محبت میں تبدیل ہو جائے۔

***

غیر متوقع تبدیلی دل میں ایک نامعلوم خوف لاتی ہے.

***

جب کسی کی کوئی اچھی بات بھی برداشت نہ ہو پائے تو یہ حسد کی علامت ہے.

***

سنجیدگی اور صبر کے خاتمے کا نام غصہ ہے.

***

سچ کو جھوٹ ثابت کرنے کا نام منافقت ہے.

***

ہر وہ چیز زہر بن جاتی ہے جو اپنی حد سے زیادہ ہو جائے۔ چاہے وہ شہرت ہو، دولت ہو یا عزت ہو.

***

جس اعلیٰ ہستی پر نماز میں درود پڑھا جاتا ہے، اس کے مقام اور محبت کی قدر کرنا سیکھیں۔

***

جو لوگ آپس میں ملے ہی مفاد کی خاطر ہوں وہ الگ بھی مفادات کے خاطر ہونگے۔ تو پھر ایسی بد بخت کرسی اور بد بخت دوستی پر اعتبار کیسا؟ اسی لیے تو سیانے کہتے ہیں کہ دنیا دورنگی اور بے وفا ہے۔

***

جس انسان نے امام حسین علیہ السلام جیسے کردار کو پہچاننے میں دیر اس لیے کی کہ اُن پر اقتدار اور دولت کا غلبہ تھا، تو پھر وہ انسان کسی سے بھی، کسی جگہ بھی دھوکے اور فریب کا کھیل کھیل سکتا ہے۔

***

جس نے بھی طعنہ زنی میں وقت صرف کیا، وہ وہیں رک گیا۔

***

جب درخت پر پھل پک جاتے ہیں تو ان کی دیکھ بھال کے لیے بہت سے لوگ آکر جمع ہو جاتے ہیں۔ کھاد خوراک سے لے کر پانی وغیرہ کا بھی اہتمام ہو جاتا ہے۔ مگر جب خزاں میں درخت کے پتے گرنے لگتے ہیں اور پت جھڑ کا دور آتا ہے تو ہر کوئی اس درخت میں کلہاڑیاں مارنا شروع کر دیتا ہے۔

***

بڑی کامیابی اس شخص کی منتظر ہوتی ہے جو مشکل وقت میں اپنے حواس کو قابو میں رکھے۔ خاص طور پر غصہ دلانے والے لوگوں کی باتوں پہ طیش میں نہ آئے اور ایسے محسوس کرائے کہ غصہ اس کے مزاج میں شامل ہی نہیں۔

***

زندہ لوگوں سے جھگڑنا بھی اچھا تو نہیں لیکن پھر بھی نظریاتی اور سیاسی عادت پوری کرنے کے لیے لوگ آپس میں بحث کریں تو ٹھیک ہے۔ مگر اللہ پاک کی پناہ میں گئی ہوئی شخصیات جو دنیا سے بظاہر رخصت ہو چکی ہوں ان کے لیے کچھ بھی کہنے والے لوگوں کو بھی اپنی قبر اور حساب کتاب کا سوچنا چاہیے۔ اللہ پاک کے پاس سب کا حساب ہو گا، کون کتنا اچھا اور نیک ہے فیصلہ کرنا کائنات کے خالق کو ہی اچھا لگتا ہے۔

***

دنیاوی ضرورتوں کے پجاری لوگ، جن کو اپنی ہی خواہشوں پر کنٹرول نہ ہو وہ انسانوں کو کونسا اخلاق اور کردار سکھائیں گے۔ پس غصہ کرنا چھوڑ دیں۔ ہر کسی کو عزت دیں۔ یاد رکھیں! فوت شدہ شخصیات کی بے حرمتی، زندہ لوگوں کی بے حرمتی سے بھی بڑھ کر گناہ ہے اور یہ بات اللہ پاک کے عذاب کو دعوت دیتی ہے۔

***

وفا مردوں کا کام ہے، اور جفا شعبہ ہے دنیا کے ناکارہ لوگوں کا۔

***

بہار کے مزے لینے والو، ذرا خزاں کا بھی لطف لیا کرو۔

***

شکر کرنے والے کبھی مایوس نہیں ہوتے۔ جہاں خوشیاں ہوتی ہیں وہاں غم بھی سہنے پڑتے ہیں۔ جلد باز لوگ، ہمیشہ ناکامی کی طرف ہی پلٹ جایا کرتے ہیں۔

***

بیٹھنا ہی تو ہے، پھر کرسی پر یا فرش پر بیٹھے، بس فرق صرف آسائش کا ہی تو ہے۔

***

لڑکڑاہٹ، لڑکڑاہٹ ہی ہوتی ہے، جسمانی ہو، ذہنی ہو، دنیاوی ہو یا قلبی ہو۔ لیکن سب سے خطرناک لڑکڑاہٹ زبان کی ہوتی ہے۔

***

سمجھانا اور سمجھ جانا، یہ دو الگ چیزیں ہیں۔ سمجھانے والے افراد کافی ملیں گے لیکن سمجھنے والے افراد کم ہونگے۔ جو سمجھ گیا وہ پا گیا۔

***

آجکل عجب سلسلے چل رہے ہیں۔ نابینا بینائی والوں کو راستہ دکھا رہے ہیں اور بہرے کانوں والوں کو خبریں دے رہے ہیں۔ بھاری پتھر پانی میں تیر رہے ہیں، بے وزن تنکے ڈوب رہے ہیں۔ جن کو روحانیت کی ابجد نہیں معلوم وہ بھی روحانیت سکھا رہے ہیں۔

***

جہاں کھانا ملتا ہو، بے انتہا لالچ اور حسد کے جال ہر جگہ بچھائے گئے ہوں وہاں معصوم پرندے اور چھوٹی مچھلیاں پھنسیں گی نہیں تو اور کیا ہو گا؟ بڑے بڑے مگرمچھ جو چلنے سے بھی لاچار ہیں وہ بھی راستہ روک کر کھڑے ہیں۔ مجال ہے کہ کوئی پالتو جانور پانی کا قطرہ تک پی سکے۔ طاقتور جہاں سرسبز شاداب جگہ نظر آئے وہیں قبضہ کر لیتے ہیں۔ کمزور کے لیے کچھ نہیں رہ گیا۔ پھر کمزور جلے اور کڑھے نہیں تو کیا کرے۔

***

جس سماج میں دولت کی پوجا پاٹ کی جائے، کسی بھی طریقے سے مال اکٹھا کرنے کا کلچر عام ہو، وہاں حلال اور حرام کی حدیں ختم ہو جاتی ہیں۔

***

ہمارے یہاں اخلاقی قدروں کا ستیاناس اسی لیے ہوتا ہے کہ چھوٹے بھی بڑے دولتمندوں کی اولاد ہیں۔ اور اخلاق کبھی ان کے پاس سے بھی نہیں گذرا۔ پھر انکو کیا پتا کہ بات کرنے کا سلیقہ کیا ہوتا ہے۔ الفاظ نشاندہی کرتے ہیں بولنے والے کے خاندان اور کلچر کی۔ یہاں تو پورا معاشرہ ہی تہس نہس ہوا پڑا ہے۔

***

برا فرد اپنے خاندان سے لے کر پورے سماج کے لیے دکھ برپا کرتا ہے، اگر وہ حرام خوری، رشوت خوری، سود خوری، فتنہ خیزی جیسے اعمال سے مسلح ہو کر اپنے سماج میں نکل پڑے تو وہ زہریلے سانپ، اور ایک خودکش بمبار سے زیادہ خطرناک ثابت ہو گا۔ بم ایک دفعہ نقصان کرے گا مگر یہ اپنے زہر سے نجانے کتنے لوگوں کی زندگی تاراج اور تاریک کر دے گا۔ آئیں محبت اور نیکی کی روشنی کے چراغ جلائیں اور سارے جہان کو روشن کریں۔

***

زہر کھلانے کے لیے اس کو میٹھا کرنا لازمی ہے۔ نقل کو مارکیٹنگ کے لائق بنانے کے لیے پیکنگ کا میک اپ ضروری ہے۔

***

جھوٹ کو سچ بنا کے کہلوانے کے لیے قرآن کی جھوٹی قسمیں کھانے والے اور مفاد پرست لوگ ڈھونڈنے ضروری ہیں۔

***

کامیابی کا راز

دوستو، کسی کی کامیابی دیکھنی ہو تو اس کے مخالفین اور حاسدین کو دیکھیں۔ کیونکہ وہ آپس میں اختلافات کے باوجود بھی اس کے مدِ مقابل ایک ہو جائیں تو آپ سمجھ جائیں کہ وہ انسان سچا ہی ہے جس نے اپنی کامیابی کی وجہ سے ایک دوسرے کے مخالفین کو اکٹھا کر دیا ہے۔ یقیناً یہی راز ہے جسے اپنا کر وقت کے صوفیاء کرام دنیا جہان کے دشمنوں کو دوست بناتے رہے اور خود خوشی سے ہنستے رہے۔ صبر کرنے والوں کو مبارکباد دیتے اور کہتے کہ "آپ کی وجہ سے دنیا نے اپنا دوسرا رُخ ظاہر کیا ہے۔ میرے بیٹے آپ کو مبارک ہو آپ جیت گئے ہیں اور وہ ہار گئے ہیں، آپ دنیا کو دیتے رہے اور آپ کے مخالفین دنیا سے بھیک مانگتے رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خوش رکھے۔ آمین!"

***

خودکشی کوئی کھیل یا رومانس نہیں بلکہ مایوسی کی انتہا ہے۔ جوانمرد کا مشکلات میں زندگی کو پسند کرنا بڑا احتجاج ہے مایوس لوگوں کے خلاف۔

***

مدداے کرم احمدی کہ تیرے سواء
نہیں ہے قاسم بے بس کا کوئی حامی کار،
(مولانا قاسم بانی دارالعلوم دیوبند، قصائد قاسمیہ، ص 8، کتب خانہ رحیمہ دیوبند ضلع سہارنپور)

درود پاک کی کثرت نجات ہے نفسیاتی حملوں سے، چھٹکارہ ہے گناہوں سے اور بلاوہ ہے اللہ اور اس کے رسول رحمت العالمین اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف۔

***

انگاروں پہ ہاتھ سینکو گے تپش تو ہو گی۔ میٹھا کھاؤ گے تو مٹھاس چکھو گے۔ کھٹاس بیچو گے تو ہاتھ کھٹاس والے ہونگے۔ رنگریز کا کام کرو گے یا پاس میں بیٹھو گے کوئی رنگ تو ضرور چڑھے گا۔ خوشبو کا بیوپار کرو گے تو خوشبو کی مہک آئے گی۔ اگر اپنا تعلق بدبودار سے رکھو گے تو تم سے بدبو ہی آئے گی۔ تو معاشرے میں معاملات سوچ سمجھ کر کرو۔ یہاں قدم قدم پر مگر مچھوں کے ٹولے ہر فیلڈ میں بھوکے بیٹھے ہیں۔ کہیں ظاہر کہیں چھپے ہوئے۔

***

دنیا کی دورنگی کے بہت سے روپ ہیں۔ دکھانے والے دانت ایک اور کھانے والے دانت دوسرے ہوتے ہیں۔ اگر جاتے ہیں کسی آفس میں تو کرسی پر بیٹھا بندا بظاہر تو انسان ہے مگر اس کے کام مگرمچھ والے ہیں۔ کرتے ہیں رُخ درس وتدریس کا تو وہاں بھی ایسے ہی کام ہیں۔ ہمارے معاشرے میں کہیں انسان کی صحت سے کھیل ہو رہا ہے تو کہیں ذہن اور شعور کا گلا گھونٹا جا رہا ہے۔ کہیں رشتوں اور دوستی کو منافقت کی نظر کیا جا رہا ہے تو کہیں محبت اور خلوص میں دراڑیں ڈالی جا رہی ہیں۔ کہیں نعرے بازی سے فتنہ اور فساد تو کہیں سنہرے خواب دکھا کر مکاری۔ تو ہوشیار رہیں، اپنے آپ کو نقصان دینا چھوڑ دیں۔

***

ہم سمجھتے ہیں کہ مگرمچھ اپنے حصے سے کچھ حصہ ہمیں بھی دیگا۔ مگر کیا کبھی مگرمچھوں کا پیٹ بھرا ہے جو اب بھرے گا؟ کیوں جا کر اپنے آپ سے خود شکار ہو رہے ہو؟

***

محبت میں ملنے والے غم بیان نہیں کیے جاتے، یہ محبت کی بے ادبی ہو گی۔ محبت میں نہ ہی گلے شکوے کیے جاتے ہیں، یہ بے صبری کہلائے گی۔ بس چپ چاپ چلنا چاہیے۔ کامیابی خاموشی سے ہی ملتی ہے۔

***

عاشقوں نے دیا ہے تجھے مقام غضب کا ورنہ!!
اے محبت تیری دو کوڑی کی بھی اوقات نہیں۔

***

تدبیریں اپنی جگہ، لیکن تقدیر کے آگے بے بس۔ رضاء الٰہی پہ راضی رہنے والے لوگ رو رو کر منانے کی کوششیں تو کرتے ہیں، لیکن شکائت سے پرہیز کرتے ہیں۔ ایسے ہی لوگ وقت کے قلندر اور غوث ہوتے ہیں۔

***

درود شریف پڑھنے سے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسکراہٹ نصیب ہوتی ہے۔ انجمن غلامانِ قلندر درود شریف کے ذریعے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کرتی ہے اور تعریف کرانے کے لئے پوری دنیا میں کوششیں کر رہی ہے۔

***

تکلیف سب کو آتی ہے۔ کوئی صبر کر لیتا ہے، کوئی سر پیٹتا ہے۔ اسی طرح خوشیاں سب کے حصے میں آتی ہیں۔ کوئی ہضم کر لیتا ہے، کوئی آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔ یہ سب تربیت کے لوازمات ہیں۔

***

قلندری سلسلے سے نسبت جڑنا اور اس نسبت کو جوڑ کر رکھنا بھی نصیب والوں کے حصے میں آتا ہے۔ بدبختوں کے نصیب میں ایسی نسبتیں کہاں آتی ہیں۔

***

انجمن غلامانِ قلندر میں کوئی پیری مریدی نہیں ہے۔ مرشد لعل شہباز قلندر رحمت اللہ علیہ مرشدوں کا مرشد ہے۔ جیسے حضرت علی علیہ السلام ہر اللہ والے کا مرشد ہیں ایسے ہی لعل شہباز قلندر رحمت اللہ علیہ فقیروں اور ابدالوں کا مرشد ہے۔ جو وقت کے صاحبِ ولایت ہونا چاہتے ہیں انہیں لعل شہباز قلندر رحمت اللہ علیہ کے شہر میں آکر لعل شہباز قلندر رحمت اللہ علیہ سے اپنے کاغذ پہ ٹھپہ لگوانا پڑے گا۔

***

جو درویشی پوشاک پہن کر فقیری اختیار کرے گا اس کی مختلف اور منفرد شخصیت کو دیکھ کر آس پاس کے کتے اس پر ضرور بھونکیں گے۔ جس درویش پر کتے بھونکنا چھوڑ دیں تو آپ پکا سمجھ لیں کے اس نے درویشی کھو کر دنیا والوں جیسا بن کر دنیا سے صُلح کر لی ہے۔ وہ نہیں چاہتا کہ مجھ پر بھونکا جائے۔ بس اس نے فقیری کے بدلے میں مصلحت پسندی اختیار کر لی۔

***

عشق کی راہ میں جب تک تمہیں اپنا نام اور ذات یاد رہے تو تم سوچو بھی نہ کہ تم عشق کے سچے طالب ہو۔ خود کی ذات کو بھلانے کا نام ہی پالینا ہے۔

***

جس قدر مذاہب کا تعلق ہے تو وہ انسانیت کے بھائی چارے اور اصلاح کے لیے ہی وجود میں آتے رہے ہیں۔ البتہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اپنے ذاتی مفادات کی خاطر سازشی ٹولوں اور وقت کے حاکموں نے اپنی کرسی اور جغرافیائی سرحدوں کو مضبوط بنانے کے لیے سرگرم رہنے والے کرداروں سے مل کر:

من گھڑت شخصیات کو شامل کر کے
اس مذہبی سوچ کو اپنے ماتحت کر کے
اس میں ردوبدل کر کے
اس کے اصلی قانون اور قواعد میں ردوبدل کر کے
اپنی رائے کے مطابق اصول بنا کر
دین کے پیروکاروں کے جذبات کی چیر پھاڑ کر کے
ان کو آپس میں تقسیم کر کے
دشمن بنا کر
لڑوانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔

***

تمام مذاہب اوران کی پاک کتابوں اور صحیفوں کو تبدیل کرنے کے لیے کوششیں ہوتی رہی ہیں۔ البتہ قرآن شریف کا دنیا کے ختم ہونے تک اپنی اصلی حالت میں رہنے کا ذمہ خود اللہ پاک نے لیا ہے۔ اس کے الفاظ تو تبدیل نہیں کیے جا سکتے ہیں اور نہ ہی ہو سکتے ہیں۔ مگر ترجموں اور تفسیروں کے ذریعے ضرور کچھ گمراہ کن نظریات پیش کیے گئے ہیں۔

***

گھاس اٹھائی نہ جائے گنجے سے، الزام درانتی پر۔

***

وقت اور زندگی ہمیشہ ایک جیسے نہیں رہتے۔ کبھی پتھروں کا زمانہ تھا تو اب پتھروں سے بنی عمارتوں کی خوبصورت بے چین دنیا۔ کبھی مٹی سے بنے گھر۔ کہیں لکڑی نما خیمے، تو کہیں کپڑے سے بنے خیمے۔ اب برج خلیفہ، مکہ ٹاور اور بہت سی اتنی اونچی عمارتیں ہیں کہ نیچے کھڑے ہو کر دیکھنے سے گردن ہی ٹوٹ جائے۔ ایسے ہی ذرائع سفر بھی تبدیل ہو گئے: پہلے پیدل، اب ہوائی سفر۔ پہلے کے دور میں لوگوں میں جسمانی قوت ہوتی تھی، وقت زیادہ اور کام کم ہوتے تھے۔ خوراک اصلی ہوتی تھی۔ بیماریاں نہ ہونے کے برابر ہوتی تھیں۔ جانوروں کو سواری کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔ کہنے کا مقصد یہ کہ ہر دور کی مناسبت سے دنیا میں تبدیلیاں رونما ہوتی رہتی ہیں۔

***

تیل کے ذخائر جدید ہتھیار کے طور پر وقتاً فوقتاً استعمال میں لائے گئے ہیں۔ مظلوم اور غریب ملک ذخائر کی موجودگی کا فائدہ بھی غربت کی وجہ سے نہیں لے سکتے، یعنی ریفائنری وغیرہ کے لئے درکار سامان اور خرچہ یا کچھ بین الاقوامی قوانین کے مطابق طاقت نہیں رکھتے۔ اوپر سے سود پر لی گئی رقمیں جب بے فائدہ استعمال ہوتی رہیں تو ان کا وبال جا کر غریب عوام پر گرے گا۔ کیونکہ لوگوں کے ایسے طبقات بھی ہیں جن کو ماہوار تیل مفت استعمال کرنے کی رعایت اور سہولت حاصل ہے۔ ان میں وقت کے حاکم اور ان کے ماتحت آفیسر صاحبان جو خود بھی خریدنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ بس ایک مڈل کلاس لوگوں کا طبقہ ہے جو خوراک اور پانی جیسی نعمتوں سے لے کر گھر مکان تک کی مشکلات میں پھنسا ہوا ہے۔ جن کی اولاد بس خوابوں میں ہی تصور کر سکتی ہے۔ اور اب تو وہ خواب دیکھنے سے بھی ڈرتے ہیں۔

***

پچھلے زمانے میں جانور پال کر سواری کے طور پر استعمال میں لانا آسان تھا۔ ان کی خوراک بھی بغیر ٹیکس کے تھی۔ اب ان کی گھاس، خوراک تیل وغیرہ سونے سے بھی زیادہ مہنگے ہیں۔ اس کی سب سے بڑی وجہ بیج اور کھاد کی شدید قلت ہے۔

***

آجکل کا انسان بس ایک بات بہت سوچ رہا ہے۔ وہ ہے خودکشی کرنے کے آسان طریقے۔ کیونکہ ایمان اور توکل کے درس دینے والے لوگ کم رہ گئے ہیں۔ ان کی جگہ خود غرض اور لالچی عناصر نے لے لی ہے۔ اللہ پاک اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر چل کر توکل کرنے والی باتیں ذہنوں سے نکلتی جا رہی ہیں۔ یہ ہی اس معاشرے کا سب سے بڑا المیہ ہے.

***

رہبرِ انسانیت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قناعت کی مثال قائم کی۔ یہاں تک کہ اپنے خاندان کے لیے بھی صدقات اور زکواۃ کو حرام قرار دیا۔ ساتھ ہی ساتھ مال کی تقسیم یعنی صدقات، خیرات اور زکواۃ کی تاکید کی۔ بیت المال سے بیواؤں اور مسکینوں کی مالی امداد کا ایک ایسا نظام قائم کیا کہ پوری دنیا اس پر آج بھی حیران ہے۔ لیکن آج ان اداروں پر ایک بڑی مافیا کا قابض ہونا عذاب سے کم نہیں ہے۔ پھر سود اور کمیشن کا کاروبار چلانے والوں نے ایک طرف تو چور اور ڈاکو پیدا کیے تو دوسری طرف رہبروں کو زیادہ کے لالچ کے پیچھے بھاگتے بھاگتے رہزن بنا دیا۔ ایسے معاشرے کا حل ایک انصاف پسند ماحول بنانا ہے۔ جو کہ تعلیماتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغیر کبھی بن ہی نہیں سکتا.

***

منصب دارو! دورانِ منصب عزت، احترام اور تکریم ملنا منصب کی بدولت جانو۔ بعد منصب کے عزت احترام اور تکریم صرف کردار سے ہے۔ ابھی سوچو دونوں میں سے کون سی قائم رہے گی.

***

زمین اور کرسی کا پتا تب چلتا ہے جب وہ پاؤں کے نیچے سے سرک جاتی ہیں.

***

دنیاوی تماشے میں جہاں اچھے کرداروں کی بھی کمی نہیں ہے وہاں دو لوگوں کو آپس میں لڑانے والا طبقہ بھی پرورش پا رہا ہے جو بہت عرصے سے ہر فیلڈ میں مزے لیتا رہا ہے۔ ایسے شاطر اور چالاک لوگوں کی نسل تیزی سے آگے بڑھ رہی ہے۔ اُنکا کاروبار اور پیشہ بہت آسان اور سستا ہے۔ ایسے چہرے ہمیشہ رومال کندھے پر رکھ کر یہاں وہاں جھانک رہے ہونگے کہ بس کہیں سے کھانے کا پتا چل جائے۔ ایک وقت کے کھانے کے لیے یہ چکر پہ چکر لگا رہے ہونگے جیسے مردار خور پرندے۔ ایسا کرنا ان کا مشغلہ ہوتا ہے۔ تو اپنے ارد گرد ایسے کرداروں کو پہچانیئے.

***

جب انائیت اس حد تک بلند ہو جائے کہ سب کچھ جلاتی ہوئی اپنے کپڑوں پر آکر گرے تو سمجھیں اب تیلی پاؤں سے جوش پکڑے گی۔ مگر موج میلے میں مست شخص کو پتا تب چلے گا جب کپڑے ساتھ چھوڑیں گے اور چمڑی آگ پکڑے گی۔ پھر دیکھنے والے پانی لانے کے بہانے بنا کر جوتیاں ہاتھ میں لے کر نکلنے کی کریں گے اور کہیں گے "ہم تو بس دیکھ رہے تھے۔ یہ جھگڑا تو تیلی، ماچس، کپڑوں اور چمڑی کا ہے۔ ہم بے گناہ ہیں"۔ یہ بازیگروں کی بازیاں ہیں۔ کسی کا جسم اور لباس جلنے کی ان کو کیا پرواہ۔ ایسے بدبخت کردار چھپ نہیں سکتے.

***

حضرت علی علیہ السلام کا قول ہے "جس پر احسان کریں اس کے شر سے بچیں"۔ اس بات میں فہم و فراست کی انتہا ہے۔ احسان کرنا اور بدلے میں دشمنی لینا، کیا حقیقت ہے! مولا کے ان الفاظ میں کتنی بڑی گہرائی چھپی ہوئی ہے۔ جس پر نوازش اور عنایت کی جاتی ہے، بدلے میں اس سانپ کے زہر سے بچنا بھی لازمی ہے جس کو اپنے ہاتھوں سے دودھ پلا کر پرورش کی ہو۔ آپ نے دیکھا نہیں ہے کہ سانپ یا کوئی بھی خونخوار جانور پالنے والوں کی موت بھی ہمیشہ ان کے ہاتھوں سے ہی ہوئی ہے۔ تبھی تو سیانے لوگوں نے کہا ہے کہ، نیکی کرو اور دریا میں ڈالو۔ ایسے اچھائیاں کرو جیسے ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ کی حرکت سے بے خبر ہو۔ پھر نہ ہی کوئی شکل و صورت یاد رہے گی نہ ہی کوئی ارمان ہوگا۔ نہ ہی تنہائی میں کسی تعجب کا طوفان برپا ہوگا جو آپکا سکون برباد کرنے کا سبب بنے.

***

آجکل شمسی توانائی نعم البدل کے طور پر استعمال ہو رہی ہے۔ اس کو اور زیادہ موثر بنانے کے لیے کوششیں کی جائیں۔ کھانا پکانے کے تیل کی فصل کے لیے کاشتکاروں کو مالی اعانت دے کر حوصلہ افزائی کی جائے۔ آبی ذخائر کو محفوظ کرنے کے لیے جامع حکمت عملی بنائی جائے۔ حکومتی سطح پر برساتی پانی کو جمع کرنے کے اقدام کیے جائیں۔ عوام کو بہتر ترغیب اور مدد دی جائے۔ سود کی دلدل سے نکلنے کے لیے ٹیکنکل چور مافیاز کا صفایا کر کے جان چھڑائی جائے۔ آنے والی نسل کے لیے کچھ قربانیاں دی جائیں اور کچھ کو قربان کیا جائے۔ تاکہ غربت اور مفلسی کا خاتمہ ہو سکے اور احساسِ محرومی کا شکار معاشرہ اپنے آپ کو اس سارے نظام کا حصے دار سمجھ کر ہاتھ بٹا سکے.

***

حال ہی میں بجلی کی پیداوار پر پیٹرول بم گرایا گیا ہے۔ اس کا اثر صنعتی اداروں سے ہوتے ہوئے عام آدمی پر منتقل ہو رہا ہے۔ بڑھتے ہوئے فی یونٹ ریٹ نے کمر ٹیڑھی ہی نہیں کی بلکہ توڑ کر رکھ دی ہے۔ اوپر سے نہر کے آخری حصے کے علاقوں تک نہری پانی کے پہنچنے کے سب وسائل دن بہ دن ناکامی کی طرف رواں دواں ہیں۔ ان سب کا حل احتجاج نہیں ہے، بلکہ ایک مکمل اور مربوط محنت مانگتا ہے جس میں ایک عام آدمی سے لے کر اقتدار کے اعلیٰ کرداروں تک سب شامل ہوں۔ لیکن ضرورت دل و جان اور ایمانداری سے کوشش کی ہے.

***

آجکل کے قرضہ جات وغیرہ نے غریب ملکوں کو ٹی بی کے مرض کی طرح جکڑ لیا ہے۔ٹی بی کا پھر بھی علاج نکل آیا ہے۔ مگر ان سود خوروں کا قرض ختم ہونے کا نام نہیں لیتا۔ خود اپنے ذرائع پر تاوان دینا پڑتا ہے۔ ایسا عمل ایک زہریلے مافیا کی صورت میں کیا جارہا ہے۔ اس کی جکڑ میں کافی مسلمان ملک آچکے ہیں.

***

اگر آپ نے کوئی سانپ پال رکھا ہے تو خیال رکھنا اس کا پیٹ خالی مت ہونے دینا۔ جب بھوکا ہو گا تو تمہیں ہی ڈس لے گا.

***

زوال کے وقت اپنا سایہ بھی گم ہو جاتا ہے.

***

ایک یتیم وہ ہوتے ہیں جن سے ماں باپ چھن جائیں۔ مگر بڑے یتیم وہ ہوتے ہیں جن سے کردار اور اخلاق چھن جائیں.

***

تاریخ کو دیکھیں گے تو پتہ چلے گا کہ ، ماضی میں ایسی ان گنت ہستیاں گذری جنہوں نے معاشرے میں پھیلے ہوئے ذہنی گند کو صاف کیا۔ جیسے حضرت یوسف ہمدانی رحمت اللہ علیہ نے اپنے شاگرد اور مرید حضرت خواجہ احمد یسوی رحمت اللہ علیہ کو بغداد کے لوگوں کی ذہنی گندگی صاف کرنے کے لیے بھیجا۔انہوں نے وہاں کے چور اور فحاش لوگوں کو اپنی صحبت سے نیک اور صالح بنایا۔ خیر خواہی سے سماج کے یتیموں کی دیکھ بھال کی. اسی طرح خواجہ معین الدین چشتی رحمت اللہ علیہ سے لیکر لعل شہباز قلندر رحمت اللہ علیہ ، داتا گنج بخش رحمت اللہ علیہ اور دیگر صوفیاء کرام نے محبت اور بھائی چارے سے معاشرے کے ذہنی گند صاف کیے۔ یہاں تک کہ وقت کے بادشاہوں کے بھی ذہن تبدیل کیے۔اسی کا ہی یہ نتیجہ ہے کہ ان کا فکر اور فلسفہ آج تک اپنی طاقت اور قوت کے مطابق انسانوں کے ذہن صاف کرنے میں لگا ہوا ہے۔ جن کے مقاصد ذاتیات سے بالاتر ہیں۔ان سب کا لیڈر رہبرِ انسانیت ہی ہے.

***

وہ صوفی بڑا ہی جاہل ہے جو کسی انسان سے کسی چیز کی توقع رکھتا ہو.

***

غمِ انسانیت کا بڑا درجہ ہے۔ کسی کے ساتھ دو تین قدم اٹھانا بھی مددِ انسانیت ہے۔ کسی کے کام آنا بڑی بات ہے اگر چاپلوسی ، خوشامد اور دکھاوے سے پاک ہو.

***

ہم ایسے عبادت گذار ہیں جو کرتے تو اللہ اللہ ہیں، لیکن دکھاتے اس کے بندوں کو ہیں۔ ترس اور رحم اس مالک سے مانگتے ہیں اور ظلم اس کے بندوں پہ کرتے ہیں۔ ہم وہ مقرر اور دانشور بنتے ہیں جن کی گفتگو اور کردار میں فرش اور عرش کا تضاد ہوتا ہے۔ ہم وہ رہبر ڈھونڈتے ہیں جو ہمیں اخلاق کی جگہ انتشار سکھائے۔

***

اس دھوکے باز دنیا میں دغا اور جفا بغیر مانگے مل جاتے ہیں مگر وفائیں دے کر بھی وفائیں ملنا بہت مشکل ہے۔ ایسے ہی عمل کے میدان میں سرگرم تو ہزاروں ملیں گے مگر نبھانے والے دور دور تک ڈھونڈنے پڑیں گے۔ امیدوار زیادہ ہیں مگر امیدیں کم۔ ہاں میں ہاں ہر کوئی ملائے گا مگر وقت پر گردن نہیں اٹھائے گا (جیسے ٹوٹی ہوئی ہو)۔ ماتھے پر لکھی لکیروں کے حساب اپنی جگہ مگر بدبختی والے چہرے دور سے عیاں ہوتے ہیں۔

***

شیطان بیچارے کا کوئی قصور نہیں۔ سارا کام ہم نے خود سنبھال لیا ہے۔ واقعات دیکھ کر شیطان سے بھی رہا نہیں گیا۔ وہ غصے سے پاگل ہو گیا کہ اس کا منصب انسانوں نے چھین لیا ہے۔

***

امانت میں خیانت ایمان کی کمزوری ہے۔ امانت ایمان ہے۔ ایمان ایک خزانہ ہے جس میں کبھی بھی کمی نہیں آتی۔ یہ عارضی زندگی بھی اس دینے والے کی امانت ہے، جو ایک دن مقررہ وقت پر نہ چاہتے ہوئے بھی لوٹانی ہے۔ زندگی کے محدود وقت کے لیے ہر مذہب اور ملکوں کی سطح پر کچھ قائدے اور قانون بنائے گئے ہیں۔ مگر اسلام اور اس کے قائد نے جو دستورِ زندگی دیا اس پر خود قائدِ انسانیت اور رحمت العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود بھی عمل کر کے دکھایا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیروکاروں نے بھی اس پر عمل کرنے کی ایک اعلیٰ مثال قائم کی۔

***

دوستو! ہمیشہ وعدے کی پاسداری کرنی چاہیے۔ بیشک عہد کے بارے میں آپ سے پوچھا جائے گا۔ ایسے ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فضول خرچی اور بخل سے بھی منع کیا ہے۔ اولاد کے لیے پریشان نہ ہوں۔ ان کا رزق رب العزت کے پاس ہے۔ غریب رشتہ داروں سے لیکر مسکینوں اور یتیموں سے نرمی کا حکم دیا گیا ہے۔ آج ہم نے جب یہ سب اصول چھوڑ دیے ہیں تو کسی فرد کی بھی کتنا بھی حرام کھانے کے باوجود طلب پوری نہیں ہو پاتی۔ "ابھی زیادہ ابھی اور" کے پیچھے بھاگتے بھاگتے آدمی جا کر قبر میں گرتا ہے مگر دوسروں سے بھی جینے کا حق چھین لیتا ہے۔ ذکر کردہ لوازمات پر عمل کرنے سے ایسے بھاگتا ہے جیسے چوہا بلی سے اور بلی کتے سے۔

***

رائے شماری کا مطلب جمہوریت ہے۔ جہاں رائے شماری نہیں ہوتی وہاں غلامی ہوتی ہے۔اسی لیے کہتے ہیں کہ، عشق اور محبت میں جمہوریت ناقابل قبول ہے.

***

حالیہ الیکشن میں دیکھا گیا کہ فیس بک پر فلاں بندہ جیت گیا، شوقین افراد پھولوں کے ہار تو پہلے ہی خرید کیئے ہوئے تھے اور بائیک میں پیٹرول بھی اُدھار کی کچھ رقم لیکر ڈلوالیا تھا۔"ماں! آج بڑے ناچ گانے اور مٹھائیاں ہونگی"۔ بیچ میں کھبڑ خان مل گیا۔ پوچھا کہاں جارہے ہو؟ کہا کہ فلاں خان جیت گیا ہے۔ "نہیں نہیں اس نے تو ایک پولنگ جیتی ہے باقی اس کا حریف جیت گیا ہے"۔ وہاں اس شوقین نے بغیر سوچے کہ جیتنے والا کونسے گروپ سے واسطہ رکھتا ہے، ذرا سا سر کو ہلایا پھر اس جیتنے والے کی طرف رُخ کیا۔ وہاں جاکر ٹک ٹاک وڈیوز بنانا شررع کردیا۔ بس جب ہمارے سماج کے لوگ فقط ناچنے کودنے، مبارکیں دینے اور لینے میں مصروف ہوں تو پھر بڑی سوچیں اور امیدیں کیوں کر لگائی جائیں؟

***

ہر کوئی انفرادیت پہ خوش ہو رہا ہے، پھر اجتماعیت کا کیا ہوگا؟

***

بس ناچنا ہی تو ہے، اِس بیٹھک پر یا اُس بیٹھک پر، کچھ رٹے ہوئے جملے چاپلوسی والے بولنا سیکھ گئے تو اپنے آپ کو بڑا دانا سمجھ لیا، ایسے چاپلوسی کرداروں نے گھروں کے گھر اُجاڑ دیئے، ایسے کردار ہمیشہ تاریخ کے اوراق میں لکھے اور پڑھے جاتے ہیں.

***

اس وقت بڑے جادوگر چاپلوسی ٹولے گینگ کی صورت میں آپکو ملیں گے۔ ماچس کی تیلی ساتھ لیکر گھوم رہے ہیں۔ خدارا ایسے دغابازوں کے دغا سے بچیں۔ ہار جیت کوئی بڑی بات نہیں۔ کونسے ملک کے بادشاہ بن جاؤگے؟ جو بادشاہ بنے ان کی بھی حالت تمہارے سامنے ہے۔ اپنے رشتوں اور دوستیوں کی چوکیداری کریں، بچوں کے نعروں اور چاپلوسی تماشوں پر غمگیں نہ ہوں۔ خوشی غمی کے دن تیزی سے گذر جائیں گے، بس عملی زندگی میں عملی کردار قائم رکھیں جہاں سر جھکانا نہیں اونچا کرنا پڑے۔ مشکلات بہادر لوگوں پر ہی آتی ہیں۔ مگر آپ کی نسلوں کو کوئی بھی بکاؤ نہیں کہے گا، مذاق نہ بنیں، نہ ہی کسی سے مذاق کریں.

***

کہتے ہیں کہ عزت بندر کو بھی پیاری ہوتی ہے۔ کسی کی بھی عزت سے چھیڑ چھاڑ کی نہ ہماری تہذیب اور تمدن اجازت دیتے ہیں نہ ہی کوئی دھرم اور مذہب.

***

اگر عزتیں پیسوں کے عوض یا اقتدار کی پاور اور دولت کی ہوس پر نیلام ہوتی رہیں تو پھر انسان کو اشرف المخلوقات کہنے کا کیا مقصد؟

***

اگر کوئی غریب یا چھوٹی نوکری والا اپنے آفیسر بالا کے تقاضوں پر پورا نہیں اترتا تو یہ کونسا قانون اور انسانیت کا رواج ہے کہ سرِ عام اسکی پگڑی اچھالی جائے؟ کیا اس کی اولاد، اس کے عزیز اور معاشرہ دیکھتے نہیں ہوں گے؟ اس سے تمہاری اقدار اور اخلاقیات کونسے روپ ظاہر ہونگی؟ وقت بڑا بے رحم ہے، اس آج کے ماتحت کو کل تمہاری جگہ پر بٹھا کر اور تم پر لاتوں اور مکوں کی بارش کروانے میں دیر ہی کیا ہے اللہ کے دربار میں؟ خوفِ خدا کریں۔ کمزوروں کے حال پر رحم کریں۔ خوامخواہ کی دھمکیاں دے کر رعب جما کر لوگوں کے ذہن تبدیل کرا رہے ہو؟ کیا دنیا کی تاریخ میں کبھی زور زبردستی اور جبر سے لوگوں کے دلوں کو بھی خریدا گیا ہے جو تم کرو گے؟

***

صوفیانہ کلچر میں اللہ لوک فقیروں کی بیٹھکوں اور خانقاہوں پر ہر قسم کا رش اس چیز کی نشانی ہے کہ وہاں انسان ذات کی عزت اور تکریم کی جاتی ہے۔ اسباب اور وسائل کی عدم دستیابی کے باوجود دکھ سکھ میں حوصلہ اور ہمت دی جاتی ہے۔ کبھی بھی کسی کی عزت سے کھلواڑ نہیں کیا جاتا۔ جیسا حال ویسا پیش کیا جاتا ہے۔ کبھی بھی بے بسی اور مایوسی کا سبق نہیں دیا جاتا۔ ہر حال میں دکھوں اور دردوں کا علاج کیا جاتا ہے۔

***

صوفیاء کرام نے ہمیشہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے بتائے ہوئے راستے پر چلتے ہوئے محبتوں اور نفرتوں کے بیچ میں رہتے ہوئے برائی سے راستے الگ الگ کرنے کے لیے جدوجہد کی ہے۔ باقی لوگ کھوکھلے نعرے لگاتے، سنی سنائی باتیں کرتے، وہی راگ الاپتے ہوئے ایک دوسرے کے جانشین بنتے ہیں۔

***

ظاہریت پرست ٹولیوں والے چاہے کسی بھی منصب پر فائز کیوں نہ ہو، دنیا یا دین کے نام پہ فقط ذاتیات اور مفادات کے چکروں میں پوری انسانیت کی عزت بیچنے میں دیر نہیں کرتے.

***

آج عزت کو کپڑوں، بڑی گاڑیوں اور بنگلوں میں تلاش نہ کر اے انسان! کچھ تمہاری بھی غلطیاں ہیں۔ بے عزتی کروا کر پھر معاف کرنے میں دیر ہی نہیں کرتے؟ معافی اچھا عمل ہے، مگر ایک بے عزتی ذاتی ہوتی ہے دوسری منصب کی عدم ادائیگی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اگرچہ ذاتی رنجش ختم بھی ہو جائے مگر فرض کی ادائیگی والی بے عزتی پورے سماج کے منہ پہ تمانچہ ہے.

***

دنیاوی نشے کے عادی آدم خوروں کا پیٹ بھرنے کے لیے بیچارے خوبصورت پرندوں اور ہرنوں کی نسل کا تاریخی، تہذیبی اور ناقابل معافی قتل خوبصورتی اور سندرتا چاہنے والوں کی نظر میں پورے سماج کی خوبصورتی کا ایک ایسا قتل ہے جس پر خاموش رہنا بڑا جرم ہے.

***

نفس شیطان کا چیلا ہے اور روح ایک کھلونا۔ بندہ فرشتہ بن جائے یا شیطان کا کھلاڑی.

***

جو زندگی کی خوشیوں میں ساتھ دے اور دکھوں میں ساتھ چھوڑ جائے اس کو ہی دنیا کہا جاتا ہے۔ آپکی دوستی میں ایسے کئی آئیں گے جن پر آپکو ناز ہوگا مگر وہ پھر بے وفائی کی ایسی لمبی اڑان اڑینگے کہ انکے تماشے پر بے وفائی کو ناز ہوگا.

***

انتقام کا کبھی بھی 'انتقال' نہیں ہوتا۔ وہ منتقل ہوتا رہتا ہے کبھی نسل میں، کبھی قلم میں، کبھی ذہن میں، کبھی اقتدار میں، کبھی معصومیت میں، کبھی رونے پیٹنے میں۔ مگر دنیا کی تاریخ میں پہلی مرتبہ انتقام کا خاتمہ دیکھا گیا جب مکہ فتح ہوا۔ انتقام کی ساری روایتیں ٹوٹ گئیں کیونکہ آپ تو رحمت العالمین صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ آج بھی تاریخ حیران پریشان ہے کہ ایسا کیسے ہوا۔ لیکن آج اسلام کے پیروکاروں نے یہ راستہ کیوں چھوڑا ہے؟ یہ بڑی غلطی کی علامت ہے.

***

دنیا کے عظیم ہیرے موتی دانے وہ انسان بنتے ہیں جو اپنی غلطیوں پہ پچھتا کر ان سے بہت کچھ سیکھ لیتے ہیں۔ پھر وہ کسی کو بھی موقعہ نہیں دیتے.

***

سنوارنے اور سجانے کے لیے ضروری ہے کبھی ڈانٹ کبھی محبت۔ مگر قابل فخر استاد بغیر تنقید اور کچھ کہنے کے بہت کچھ عملی طور سکھا دیتے ہیں۔ ایسے استادوں پر قربان جائیں.

***

ضروری نہیں ہر کوئی ضابطے پر چل سکے اور ہر کام خواہش کے مطابق ہوتا رہے۔ کبھی کبھی بے ڈھنگے کام ایسے ضابطے بنا لیتے ہیں جن پر عمل کرنے والے ناز کرتے رہیں.

***

آجکل کے رشتے دار اور دوست ایسے بنتے ہیں، جیسے گوشت میں اوجھڑی اور چھیچھڑے۔

***

وفااور جفاکی کھیل کود میں کچھ منافق ایسے نکل گئے جیسے تیر کمان سے اور گولا توپ سے۔

***

اقتدار ہمیشہ اخلاقیات میں مداخلت کرتا ہے۔ مگر اخلاق اقتدار کو ایک نہ ایک دن ضرور اپنی طرف قائل کرلیتا ہے۔

***

پانی کے بلبلے ہونے سے بہتر ہے کہ پانی میں ضم ہو جاؤ، یہ عمل نقصان دہ نہیں فائدہ مند ثابت ہو گا۔

***

"ہو ہو" کرنے سے "ہاں ہاں" نہیں ہوتی اور ہاں ہاں کرنے سے "نا" ختم نہیں ہوتی۔ دونوں کے بیچ میں چلنے والا کامیاب ہوتا چاہیے۔

***

ہمت ہارنا کمزور لوگوں کا کام ہے۔ زندگی سے آنکھ میں آنکھ ملا کر چلنا جوانمردوں کا کام ہے۔ تمام آزمائشوں کے سامنے ڈٹ کر کھڑا ہونا ہے۔

***

جس بندے کو اپنے آپ پر، اپنی باتوں پر، اپنے کردار اور گفتگو پر اعتبار اور اعتماد نہیں، اس پر عوام الناس کیسے اعتماد کریں گے؟

***

زبان کے انکار سے، آنکھوں کے اقرار پہ کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اقرار ذہن نشیں فقط ہو کر دل کو قبول ہو کر ایک دن ہونٹوں پر پہنچنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

***

ہمت اور حوصلے بلند نہ بھی ہوں، مگر ہو جاتے ہیں جب ہمت والوں کی صحبت ملتی رہے گی۔

***

بٹیر جب اونچی اڑان بھرتے ہیں، اکثر شہباز کا شکار بن جاتے ہیں۔

***

حسینیت ایک خزانہ ہے۔ کسی ایک کی ملکیت نہیں۔ ہر ایک کا اپنا نصیب اور ذہنیت ہے، جتنا حصہ لے سکے، لے لے۔

***

جن کواپنی اوقات کا پتا نہیں وہ اگر دوسروں کی حدبندی کرنے نکلتے ہیں تو نتیجتاً اپنی حدود میں ہی زندگی زہر بنالیتے ہیں۔

***

شارٹ کٹ سے بلند لوگوں کی لسٹ میں آنے والے ہمیشہ چھوٹی باتیں کرتے ہیں اوراپنے قد اور وزن سے زیادہ۔

***

زندگی کی چابی خیر اور شر کے بیچ والے عمل پر اٹکی ہوتی ہے، جس طرف آپکا جھکاؤ ہوگا وہاں کی چابی ملے گی۔

***

بے وفائیاں اچھی نہیں۔ دنیا کے پیچھے فضول نہ بھاگیں۔ دنیا دوڑا دوڑا کر تھکا دیتی ہے۔ پھر واپس لوٹنے میں وقت لگتا ہے۔

***

انسانی تاریخ میں بڑے نام آئے مگر انسانیت جب بھی حضرت امام حسین علیہ السلام کا نام سنتی ہے تو کانپتی ہے اور رنج و غم سے لرز جاتی ہے۔ عشقِ الٰہی کی ایسی مثال پیش کرنے کا کوئی سوچ بھی نہیں سکتا ہے۔

***

تمہیں حضرت امام حسین علیہ السلام کی جدوجہد، فکر اور تعلیم کی طرف دھیان دینا ہے۔ عمل اور عشق کے تمام فلسفے کو دیکھنا ہے کہ مقامِ حضرت امام حسین علیہ السلام کیا ہے اور آپ سے کیا چاہتا ہے۔

***

وادیءِ عشق الٰہی، جس کو کربلا کہا جاتا ہے، یہ کربلا نہ پہلے ہوئی نہ ہی ایسا منظر دیکھ کر اور برپا کرنے کی کوئی طاقت پا سکتا ہے۔ بس کربلا حضرت امام حسین علیہ السلام کے لیے ہی ہوئی اور حضرت امام حسین علیہ السلام ہی منتخبِ کربلا بنے۔ عشقِ الٰہی کا حق بھی حضرت امام حسین علیہ السلام نے ہی ادا کیا۔ دنیا میں دوسرا حضرت امام حسین علیہ السلام نہ کبھی آئیگا نہ ہی آ سکتا ہے۔ اور نہ ہی ایسے کسی کے ماں باپ اور نانا اور دادا دنیا دیکھ سکتی ہے۔ وہ جرات خون رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہی بخشی گئی۔ وہی وارث عشقِ الٰہی ہیں۔ ان کی پیروی ان کے معتقدین اور چاہنے والوں نے کی ہے جو ہر زمانے میں ناپاک یزیدی کرداروں کے سامنے سیسہ پلائی دیوار ثابت ہوئے ہیں۔ اور تا قیامت ایسے ہی سلسلے چلیں گے۔

***

تصدیق کے بغیر تنقید کا وزن ہلکا ہوتا ہے۔ اسکو وزن دینے کے لئیے اپنی آنکھوں سے دیکھنا اور کانوں سے سننا لازمی ہے۔

***

بھیک وہ مانگتے ہیں جن کو عادت پڑ جاتی ہے، ورنہ خالی پیٹ شخص کا چہرہ ہی بتا دیتا ہے۔

***

ہر وہ شخص لاوارث بن جاتا ہے جس نے فانی وارث (آقا) اپنا لیے ہیں۔

***

تندرست وہ انسان نہیں ہے جو چلنے اور کھانے پینے میں توانا دکھائی دے، لیکن اس کے اندر معاشرتی امراض ہوں۔ تندرست وہ شخص ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے سوچنے کا ملکہ فراہم کیا ہو، وہ خود بھی سمجھ گیا اور اوروں کو بھی سوچنے پہ مجبور کر دیا۔

***

یہ معصوم بچے جو راستوں، چوراہوں پر ہاتھ آگے پھیلاتے ہیں، یہ بھی حق بجانب ہیں۔ اس کے قصوروار ہم سب بنتے ہیں۔

***

ثابت قدمی تب آتی ہے، جب قدم کانپیں اس دن کے ڈر سے جس دن قدم نہ اٹھ پائیں گے۔ البتہ اٹھانے والے کہیں کہ یہ انصاف پسند تھا۔

***

عموماً پورے سندھ میں طوفانی بارشیں ہوئی ہیں مگر عمر کوٹ ضلع میں ساڑھے پانچ سو ملی میٹر بارش آج تک ایک ریکارڈ ہے۔ ایک تو خشک سالی کا شکار علاقہ، کپاس کی فصل پہلے ہی تباہ ہو چکی تھی۔ باقی بچا کھچا وہ بھی گیا۔ مرچ کی یہ سب سے بڑی منڈی اب صرف تاریخ کے اوراق میں لکھی جائے گی۔ مرچ کھانے سے بھی گئے۔ ایک تو اصلی مرچ لونگی کی فصل لگائی ہی نہیں جاتی۔ ان کی جگہ اب ہائبرڈ نے لے لی ہے۔ ویسے بھی ہائبرڈ تو ہر کوئی ہو گیا ہے، انسان ہو یا جانور۔ اصل انسان اور جانور ان لونگی مرچوں کی طرح نایاب ہو گیا ہے۔

***

نفرت کے سینگ نہیں ہوا کرتے ہیں۔ نفرت کرنے والے ہم جیسے انسان ہی ہیں، لیکن ان کے اندر کا شیطان ان کے مزاج پر حاوی ہو چکا ہے۔ وہ کبھی نہیں چوکتے، جب بھی موقع میسر آتا ہے کسی نہ کسی طرح اندر کی بھڑاس نکالتے ہیں۔ ہم لوگ ان کے لیئے بھی دعائیں کرتے ہیں۔

***

ناگہانی آفات ہر دور میں آتی رہی ہیں۔انسان بیچارہ سواءتدبیروں اور دعاؤں کے کیا کر سکتا ہے ؟!اگر انسانوں کے بس میں ہوتا تو وہ انہیں جدید ایجادات سے روک لیتے۔ لیکن ترقی یافتہ ممالک بھی ان کی زد میں آتے رہتے ہیں۔ یہ حالیہ دنوں میں کرونا، زلزلے، سیلاب، سونامیاں، سب مثالیں ہیں،اُس خدا کی خدائی کو تسلیم نہ کرنے والے منکرین کے لئے جو ہر چیز کسی انسان کی مٹھی میں بند دیکھنا چاہتے ہیں۔ جیسے نمرود، فرعون، ہامان اور شداد۔ آج کے انسان بھی ایسے کرشمے تلاش کرنے کی شیطانی نفسیات رکھتے ہیں۔ان کو توبہ کی ضرورت ہے.

***

بڑی حیرت اور کم ظرفی کی بات ہے۔ایک گینگ کچھ ٹکوں اور حقیر مفاد کی خاطر سر گرم عمل ہے۔ مظلوم انسانوں کو اپنے حسد اور لالچ کا نشانہ بنانے کے لیے بڑے بڑے پہلوان کودپڑے ہیں اور صرف چند ٹکوں کی خاطر بک گئے۔ چاہے گاؤں اور شہر ڈوب جائیں مگر فلانے لولے لنگڑے رئیس کی سڑک پانی سے صاف ہونا لازمی ہے۔لوگوں کے گھر ڈوبتے ہیں تو بھلے ڈوبیں۔

***

یہ وقت انسانیت کی خدمت کا ہے۔بس رئیس لوگ اپنے آپ کو اللہ پاک کے قہر سے بچائیں۔ جھوٹ اور دھوکے سے اپنے آپ کو بچا کر دوسروں کو ڈبونے والی عادتیں چھوڑ دیں۔ بیشک پیسے اور اثر رسوخ سے وہ بہت کچھ کر سکتے ہیں، مگر ڈوبنے والوں کی دہائیاں اور چیخیں بھی بہت جلد اللہ پاک کے پاس پہنچیں گی۔

***

اس وقت سندھ کے حالات 2005ع کے زلزلے سے زیادہ خراب ہیں۔جب راستے کھلیں گے پھر پتہ چلے گا کہ کتنی اموات ہوئی ہیں اور کتنے افراد دربدر ہوئے ہیں۔ یہ وقت خدا کی مخلوق پر رحم کرنے کا ہے،نہ کہ تکلیف دینے کا۔

***

انسان نے ہی انسان کے لیے مسئلے پیدا کیے ہیں۔ کچھ ڈبونے میں لگے ہیں، کچھ دوسروں کو بچانے میں۔ یہ جنگ صدیوں سے جاری ہے اور رہے گی۔ یہی تو نیکی اور بدی کا ٹکراؤ ہے۔

***

آجکل موسمی مینڈکوں کی آوازیں ہر طرف سننے میں آرہی ہے۔ان کو 'پانی' کی صرف خوشبو آئی ہے تو وہ آپس میں لڑنا شروع ہو گئے ہیں۔ایک دوسرے کو دھکے دے کر آگے نکلنے کی کوشش میں ہیں۔ان کو پتا ہونا چاہیے کہ 'پانی' ابھی بہت دور ہے.

***

ڈوبنے والے ڈوب گئے، ڈوبنے والوں کی خیر۔ مگر جو بچے ہیں ان کے لیے کچھ کرنا چاہیے تاکہ مشکل وقت گذر جائے۔

***

خلق پرستی اور خدا پرستی کے بیچ والا سفر حکمتِ عالمانہ ہے اور یہ جس کو حاصل ہوا، سمجھ لیں اسے معرفت مل گئی۔

***

شیطانیت ایسے حملہ آور ہوتی ہے کہ کوئی شخص اپنے آپ کو محفوظ سمجھنے لگے مثلاً دولت، شہرت، نیکوکاری، عبادت اقتدار وغیرہ کے ذریعے۔ نفس امارہ ان ہی شکلوں میں ڈستا ہے۔

***

ایک طالب کسی بھی شعبہ سے وابستہ ہو، جب وہ اپنے استاد سے زیادہ اپنی قابلیت پے بھروسہ کرنے لگ جائے تو سمجھ لیں یہاں سے اس کی ناکامیوں کا آغاز ہو گیا ہے۔

***

نفرتوں کے پانی سے سیلاب کا پانی پھر بھی بہتر ہے۔ سیلاب کا پانی گذر جائے گا، انشاءاللہ تعالیٰ، لیکن نفرتوں کا سیلاب مشکل سے ہی ختم ہو۔

***

ہاتھ، ہاتھوں میں پڑتے ہیں۔ کانپنے والے ہاتھ پھسل کر نکل جاتے ہیں، مضبوط ہاتھ جڑے رہتے ہیں۔

***

عشق ایک ایسی ان ہونی سی رسمِ وفا ہے جو آپ کو پاؤں سے لیکر دماغ تک کنڑول کر لیتی ہے۔ بس جس نے بھی اپنے پاؤں سے لیکر دماغ تک تھوڑی سی بھی غلطی کی تو وہ سفرِ عشق میں رسوا ہوا۔

***

سفر میں سواری بے وفائی کر سکتی ہے چاہے اونٹ ہو یا جدید جہاز۔ اسی طرح دنیاوی دوست اور یار بھی منہ موڑ جاتے ہیں۔ طوفانی ہوائیں راستہ میں غبار سے رخنہ ڈال سکتی ہیں، ساری شمعیں اور لائیٹیں بجھ جاتی ہیں۔ چاند اور سورج بھی غروب ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح معاشرہ بھی تاریک ہو سکتا ہے۔ لیکن مقصد کی خوشبو کو نہیں چھوڑنا ہے اس کا پیچھا کرنا ہے۔

***

ہم سچ میں، حق میں اور محبت میں سب کے ساتھ ہو سکتے ہیں، لیکن گلہ، غیبت، جھوٹ اور نفرت میں ہمارا ساتھ رہنا ناممکن ہے۔

***

اپنی فکر، فلسفے اور نظریاتی مقصد کے لئے کوشش کرنا سیکھیں۔ زبان سے، ہاتھوں اور بازوؤں سے، پیروں سے اور ایڑیوں سے، کمر اور سینے سے۔ جسم کا ایک عضو کام کرنا چھوڑ دے تو دوسرے پر انحصار کریں لیکن تھکنا نہیں ہے. آخری سانس تک یہ سفر نہ رکے۔

***

بحیثیت ایک مسلمان کے جو بل شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم نے منظور فرمائے ہیں، وہ ہی ہمارے لئے کافی ہیں.

***

جو بھی قانون ایک رہبرِ انسانیت محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انسانوں کی بھلائی کے لئے مقرر فرمائے ہیں، وہ یقیناً سب انسانوں کے لئے مفید ہیں۔ جو ان کو نہیں مانتے، براہ مہربانی سائنسی نقطہ نظر سے دیکھیں۔ جن چیزوں سے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے ضرور وہ مضرِ صحت اور مضرِ زندگی ہونگے.

***

جب انسان خواہشات کی چراگاہ میں حیوانات کی تصویر بن جائے تو دنیا اِس اشرف المخلوقات کو بیل کی طرح دوڑاتی ہے۔

***

کالی چادر کو کالی سیاہی سے کوئی ڈر نہیں۔ گرے تو گرنے دو۔ لیکن سفید کپڑے پر ایک کالا داغ بھی برا لگتا ہے۔

***

کسی کے رائے سے اختلاف کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر کوئی حسد کی سیڑھیوں پر بیٹھ کر للکارنا شروع کر دے تو بھی اس کو لگام دینے کے لئے غصہ نہیں صبر کرنا چاہیئے، تاکہ اس کے ذہن سے بادی ہوا خارج ہو جائے.

***

بیماریاں اور پریشانیاں زندگی کی رونقیں ہیں۔ ان کو فقط فطرت سمجھ کر سامنا کریں۔ اگر سر پر سوار کر لو گے تو ذہنی مریض بن جاؤ گے اور سماجی ناسور بن کر رہ جاؤ گے۔ اٹھو گھبراؤ مت۔ جوانمردی سے مقابلہ کرنا سیکھو۔ اگر یہ سمجھ ہو تو ان کے پاس چلے جاؤ جو "لاخوف علیھم ولاھم یحزنون" کی راہ پر گامزن ہیں.

***

خواہشات ختم ہوں تو عنایت ہوتی ہے۔ عنایت ہوتی ہے تو خواہشات بھی پوری ہو جاتی ہیں۔ مگر در در پہ دل رکھیں گے تو دربدر ہونگے دل کو۔ ایک جگہ روک کے رکھو گے تو کامیاب و کامران ہوگے.

***

حصول مقاصدِ میں کامیابیاں اور کامرانیاں وہی حاصل کرتے ہیں، جن کے صبر کا پیمانہ کبھی لبریز نہیں ہوتا۔ وہ نہ کبھی مایوس ہوتے ہیں اور نہ ہی کبھی حوصلہ ہارتے ہیں۔ اگر اپنے اور پرائے اور سارا معاشرہ ساتھ مل کر بھی رکاوٹیں کھڑی کریں تب بھی خاموشی کے ساتھ چلتے رہتے ہیں۔

***

خیر خواہی تمہیں وہاں پر لے کر جائے گی، جہاں تمہارے بدخواہ ازخود خوار ہوتے جائیں گے۔

***

جو علم کی پگڑی پہن کر کم عقلی کی باتیں کرتے ہیں ان سے وہ کم علم ہی اچھا جو اخوت اور رواداری کا مظاہرہ کرتا ہے۔

***

جب اختلاف دشمنی تک پہنچ جائیں تو، سمجھ لیں اس کے پیچھے اختلاف رائے نہیں مفادات کا چھپا ہوا کوئی کھیل کھیلا جا رہا ہے۔

***

انتظار میں عشق مضبوط ہوتا ہے۔ جہاں انتظار نہیں ہوتا وہاں عشق ظاہر نہیں ہوتا۔ کچا گوشت کون کھاتا ہے۔ پکے ہوئے سیخ کباب اچھے لگتے ہیں۔ پس عشق میں پختگی پیدا کرو۔ عشق والوں نے ہمیشہ ایسے ہی کیا ہے اور محبوبوں نے مسکرا کر پسند کیا ہے۔

***

انسانیت کی سب سے بڑی خدمت ان کی اصلاح کے لیے جدوجہد ہے۔ آپکی دی ہوئی دھن دولت وقت پر ختم ہوجائے گی۔ لیکن اگر آپ عملی زندگی میں، اخلاق اور کردار سازی سے میں ان کی رہنمائی کریں گے تو یہ ان کی نسلوں کو عزت اور کامیابی بخشے گی۔ جس کی وجہ سے کتنے ہی خاندان نافرمانیوں سے بچ جائیں گے۔ انشاءاللہ۔ دعائیں۔

***

"بعد از وفات تربت ما در زمین مجو

در سینہ ہائے مردم عارف مزار ماست".

(مولانا رومی رح)

ترجمہ: میرے مرنے کے بعد میری قبر زمین پر نہ ڈھونڈنا کیونکہ میرا مزار تو (میری تعلیمات کی صورت میں) مردان عارف کے سینوں میں ہوگا۔

یہ تعلیم سیکھو۔ مردان حق کے سینوں کے ساتھ جڑ جاؤ اور اپنے سینے ان کے سینوں کے ساتھ ملا دو۔ ان کے اور اپنے مٹی میں جانے سے پہلے کچھ سیکھ جاؤ ورنہ مٹی میں جانے کے بعد بڑی جستجو کرنی پڑے گی۔

***

جن لوگوں کے دل سخت ہو جاتے ہیں ان کو اپنے گناہ اچھے لگتے ہیں۔ (مولانا رومی رح)

جب ایک انسان نما پتلے کو حیوانات سے بھی گئی گذری حرکتیں کرتے ہوئے دیکھنا پڑے تو دل آنسوؤں کو کیسے روکے؟ ایسے لوگوں کے دل واقعتاً مردہ سے بھی مردہ تر بن جاتے جن میں انسانیت کا احساس باقی نہیں رہتا۔ اس کے برعکس جو انسان زندہ دل بنتا ہے ایسے ہی انسانوں کو قلندری کتاب میں درج کیا جاتا ہے۔

***

جس طرح کچھ باتیں لفظوں سے بیان نہیں ہوتیں، اسی طرح خاص صورتیں چھپتی بھی نہیں۔ چاہے وہ بالکل خاموش کیوں نہ ہوں۔

***

جیسے ہر مچھلی سوہیا نہیں ہوتی، اسی طرح ہر پرندہ ہنس نہیں بن سکتا۔ بس یہی قانونِ قدرت ہے کہ ہر انسان، انسان ہو کر بھی انسان نہیں ہوتا۔

***

افسوس ہم اس وقت میں سے گذر رہے ہیں جہاں کردار اور خلوص کو بھی دولت اور شہرت کے ترازو میں تولا جاتا ہے۔

***

ذاتیں اور قومیں سب دنیاوی ریتیں رسمیں ہیں۔ لیکن کوئی ذات کوئی کردار اتنا معتبر اور بلند ہوتا ہے جس کی برابری کوئی بھی نہیں کر سکتا۔ چاہے وہ اپنے آپ کو کسی طرح بھی چھپائے چھپنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کی نسبتوں اور کردار کو اتنا بلند فرمایا ہے جس کی گواہی خود قرآن مجید دے رہا ہے۔ اگر کوئی بدقسمت یہ بات نہ مانے تو کیا۔ اُلو کو سورج دکھائی نہ دے تو کیا سورج کی روشنیاں ختم ہو جاتی ہیں؟

***

جب کوئی راز جان جاتا ہے تو رازدار بن جاتا ہے اس راز کا جو اس کو تقدیر بدلنے کی تدبیریں بتا دیتا ہے۔

***

کوئی بھی فرد جب منافقت کی حدیں پار کرتا ہے تو وہ آپ کے سائے کی طرح ساتھ رہ کر آپ کی راہوں میں چھپی رکاوٹیں ڈالنے کی ہر ممکن کوشش کرنا شروع کر دیتا ہے۔ لیکن احسانات کے سامنے بالآخر منافقت اور مکاری ڈھیر ہو جاتی ہیں۔ سچائی ایک سبق آموز کہانی کی طرح پردہ پوشی کر کے منافقت کو بھی دوست کی طرح سمجھانے میں کامیابی حاصل کر لیتی ہے۔

***

جس نے بھی انائیت کو اپنالیا اور شہرت کے لئے ہاتھ پاؤں مارنا شروع کر دیے سمجھ لو اسکا ضمیر فوت ہو گیا۔

***

بڑے معصوم ہیں وہ لوگ، جو اپنے آپ کو اسکالر، مفکر اور دانشور سمجھ کر خوش فہمی کا شکار ہو جاتے ہیں۔

***

ضمیر کتنا بھی مردۂ ہو چکا ہو پھر بھی کہیں نہ کہیں اس کا چھپ کر جاگنا فطری عمل ہے۔

***

جس طالب علم نے صدر نشینی کی خواہش پالنا شروع کر دی، اور وہ خواہشات کا اظہارِ ظاہراً یا چھپ کر کرتا رہا، سمجھ لو وہ مرید سے مراد (اپنی خواہشات کا) غلام بن گیا ہے۔ پھر شیطانی آفتیں اس کو بیچ راہ میں جکڑنا شروع کر دیں گی۔ اگر وہ سنجیدہ ہے تو واپس پلٹ جائے گا ورنہ بھٹک جائے گا۔

***

تنگ دستی میں چھوڑ جانا اور خوشحالی میں محبت جتانا یہ دوست نہیں منافق کی نشانی ہے۔

***

چھوٹا اندھیرا بڑے اندھیرے کی طرف اشارہ دیتا ہے۔ دوسری طرف چھوٹے سے چراغ کی روشنی ایک بڑی روشنی کی طرف بلاتی ہے۔ یقیناً اندھیروں کے بعد روشنی آنا شروع ہوتی ہے لیکن وقت کا انتظار کرنا پڑتا ہے۔

***

راکھ گوبر کی ہو یا لکڑی کی، بات ایک ہی ہے، تھوڑی سی بو ضرور دے گی۔

***

معاشرے کے ہر شعبے، دنیاوی، دینی یا سیاسی، میں پھیلتا انتشار، بڑھتے ہوئے تشدد، عدم برداشت، غیر یقینی سی کیفیت، یہ سب آنے والے خوفناک وقت کی نشاندہی کر رہے ہیں۔

***

ایک گدھا بھی بڑی مشقت جھیلتا ہے، لیکن اس کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ آج کا انسان بھی تو ایسا ہی کر رہا ہے بغیر علم، عقل اور عشق ربی کے یہ مشقتیں رائگاں جائیں گی۔ ایک دن پچھتانے کے علاوہ کچھ نہیں پاؤ گے۔

***

حلال اور حرام کے بیچ کا فاصلہ تب مٹنے لگا جب حرام والوں نے حلال والوں کے بھیس اوڑھ کر حلال کی وادی میں آنا شروع کیا۔

***

اچھائی اور برائی کی تمیز تب ختم ہونے لگی جب لبادے بدلنے لگے اور جھوٹے نام رکھے جانے لگے.

***

جب کوئی شخص تمہارے کسی گناہ کے متعلق جانتا ہو اور پھر اس کو بنیاد بنا کر برا بھلا کہے تو تم اسے ایسی بات پر برا بھلا مت کہو جو تمہیں اس کے متعلق معلوم ہے۔اس طرح آپ اجر کے مستحق بنیں گے جبکہ وہ برائی کے وبال کا شکار ہوگا۔ (حدیث صحیح الجامع الالبانی 594).

یہ ہی بہترین اخلاقی تربیت ہے، جس کو ہم نے ضایع کر دیا ہے، ہم اخلاقی طور پر پست ہو چکے ہیں۔ایک دوسرے کی ذاتیات پر حملہ آور ہوا کرتے ہیں۔ ہم اپنا کردار بیچ رہے ہیں، ہمیں پھر سے اپنے رہبر کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے روشناس ہونا چاہیے.

***

یہ خوشامد اور چاپلوسیاں حیرت زدہ کر رہی ہیں۔ لیکن اگر تخت کو دیمک کھاتی رہے گی تو پھر تخت تختوں میں تبدیل ہو جائے گا۔ایسے انجام کا انتظار مت کریں۔ جلد اپنے معاشرے اور ملک کا گند صاف کرنے کی کوشش کریں۔

***

خرید و فروخت کے بازار میں خریدار (اللہ) دور دور تک نظر نہیں آتا۔ فروخت ہونے والوں کو دنیا تماشہ سمجھتی ہے اور وہ دنیا والوں کو۔

***

جہاں جہاں بھی دیکھو تماش بین لوگ، مختلف لبادے اوڑھ کر مختلف زاویوں سے آکر سمیٹ رہے ہیں جنازہ انسانیت کا.

***

جب غصّہ اور ناراضگیاں افراد سے نکل کر گروہوں تک پہنچ جائیں تو سمجھ لینا، ذہنی انتہا پسندی بگاڑ کی صورت میں معاشرے میں بڑی بے یقینی پیدا کرنے کو تیار ہے.

***

جھوٹ کو اتنی دانائی کے ساتھ بولا جا رہا ہے کہ شیطان بیچارہ دنگ رہ گیا ہے۔ کبھی کبھار وہ اپنے دوستوں کو کہتے ہوئے سنا گیا ہے کہ دوستو! اب میرے لئے کوئی کام بچا ہی نہیں ہے.

***

منافقت ایک مرض ہے حسد کی عادت سے بھی کچھ قدم آگے۔اس کا جسم، رنگ روپ اور سینگ نہیں ہوا کرتے۔ یہ ایک ایسا مرض ہے جو دوستوں اور رشتے داروں کے روپ میں آپ کے ساتھ ساتھ چلتا رہتا ہے۔

***

لوگ جائیداد اور جاگیر کی وراثت کے پیچھے تو دوڑتے ہیں لیکن ولایتِ علم اور تقویٰ کے علم کا وارث بننا ضروری نہیں سمجھتے ۔

***

سچ کو گم نہیں کیا جاسکتا۔ البتہ خوف یا لالچ سے کچھ وقت کے لیے چھپایا جاسکتا ہے۔

***

انصاف اور انتقام میں جب فرق ہونے لگے گا تو معاشرے کا بگاڑ از خود ختم ہو جائے گا۔ لیکن ایسا ہونا مشکل ہے۔

***

جانے اور انجانے میں زخم لگ نہیں جاتے، لگائے جاتے ہیں۔ لیکن صبر ایک ایسا مرہم جس سے سارے زخم ٹھیک ہو کر ختم ہو جاتے ہیں۔ زخم دینے والے دیکھتے رہ جاتے ہیں۔

***

نشانِ عبرت

دنیا میں زلزلے اور تباہ کاریاں آ رہی ہیں۔ اگر آپ محفوظ ہیں تو سمجھیں آپ کو وقت مل رہا ہے۔ یہ استغفار کا اور درود پاک کی کثرت کا وقت ہے۔ انسانو! انسانوں کی طرح رہو۔ تم اشرف المخلوقات ہو۔ آپ نے اپنا چلنا پھرنا، کھانا پینا اور اوڑھنا پہننا حیوانات سے بھی بدتر کر دیا ہے، سوچو! اب بھی وقت ہے۔

***

زمینی اور آسمانی آفات ہمیں وارننگ دیتی ہیں۔ دیکھو ایک منٹ میں جدید ترین عمارات جن میں ہم پر آسائش زندگی بسر کر رہے تھے زمیں بوس ہو گئیں۔ دیکھنے والے دیکھتے رہ گئے۔ سواء مٹی کے ڈھیر اور گرد و غبار کے کچھ نہیں بچا۔ یہ ہیں دنیا کے جھٹکے! ہوشیار خبردار! اپنا محاسبہ کرلیں۔ یہ ساری شہرتیں، عزتیں کہاں گئیں؟ بس پلٹ آئیں اپنی اوقات کی طرف۔

***

دنیا بھی عجیب چیز ہے جس کے لئے ہم نے اپنی خوشی، صحت، رشتے، دین، مذہب، جوانی اور آخرت سب کچھ لٹا دیا۔ لیکن اس کا کیا پتا! ایک منٹ میں کہاں سے کہاں پہنچا دیتی ہے (جیسے اچانک آنے والا زلزلہ)۔

***

قبول اور مقبول کا فرق جاننا چاہیے۔ قبولیت مشکل راستہ ہے اور مقبولیت اگر پسِ پردہ ہو تو اچھی بات ہے اور اگر منہ پر ہو تو چاپلوسی ہوتی ہے۔ لیکن مقبولیت کی وجہ سے قربانی دینا ناممکن ہوتا ہے۔

***

جو مسافر منزل کی طرف پیٹھ کر کے بھاگنے کی کرتا ہے اس نے اپنی ساری نقدی پونجی اپنے ہاتھوں سے ہی ڈبو دی۔ نفع کی بجائے نقصان سمیٹ لینا حماقت ہے۔ اے نفس کے سامنے سر خم کر لینے والے! ذرا ہوش کے ناخن لے۔ عیش و عشرت کے کاروبار سے باز آ۔ بدکاریوں کی تاریک راتوں سے نکل کر نیکی کی چمکدار صبح کی طرف پلٹ آ۔

***

چار عمارتوں کا مالک ایک منٹ میں فقط چار ڈبل روٹیاں سمیٹ سکا۔ دیکھو دوستو! دنیاوی زندگی سے عبرت حاصل کرو۔ اپنے کردار کا محاسبہ کرو۔ کہیں غلط راہوں پر تو نہیں چل رہے۔ پلٹ آؤ اس کی طرف جو رب العالمین ہے اور اس ہستی کو پہچانو جو رحمت العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

***

محبت ایک اذیت ناک حقیقت ہے۔ جس نے اسے سنجیدگی سے لیا اور صبر کرنا سیکھ لیا وہ ایک نہ ایک دن عظیم انسان بن گیا۔ جس نے بھی اس راہ میں دکھ برداشت نہیں کیا وہ پاگل پن کا شکار ہو گیا۔ اور جس نے بھی محبت کی قدر نہیں کی وہ کہیں کا بھی نہیں رہا۔

***

جو اخلاقیات کے امتحان میں فیل ہو گئے وہ زندگی کے ہر شعبے میں اپنے آپ کو فیل تسلیم کر لیں۔

***

اگر میرٹ کی بات کرتے ہو تو شوشل ورکر سے لے لیکر ایک صحافی تک اور صحافی سے لیکر سیاسی نمائندے تک سب میں سول سرونٹ کا کم سے کم امتحان پاس کرنے کی اہلیت ہونی چاہیے۔

***

جو بے نام ہو گیا، وہ نام والا ہو گیا۔ جس نے نام رکھا وہ ناکام ہو گیا۔

***

مراعاتِ زندگی میں نصیب ضرور حائل ہوتا ہے۔ لیکن فضل اور عطا پلس پوائنٹ کا رول رکھتے ہیں۔ اس کے لئے لازمی طور پر درود کے ورد کی اہمیت کو سمجھو اور اس کو پکڑ لو۔ یقیناً ناکامی ختم ہوتی ہے اور کامیابی قدم چومتی ہے۔ انشاللہ تعالیٰ۔

***

اس سرد مہر معاشرے میں شکوہ نہیں سنا جاتا۔ گرم کر لو حوصلے اپنے، چھوڑ دو مایوسی والا پہلو۔ دردوں کے سامنے جوانوں کی طرح ڈٹ جاؤ۔ یہ پہاڑ پگھل جائیں گے۔

***

جس نے بھی قلب میں کانٹے بوئے اس نے انہی کو کاٹا۔ جس نے گلاب کے پھولوں کو جمع کیا وہ نہ صرف خود معطر ہو گیا بلکہ ارد گرد کا علاقہ بھی خوشبو سے مہکا دیا۔

***

سچ ایک ایسی کڑوی عادت ہے جس کی وجہ سے دوست اور رشتے دار کم ہونے لگتے ہیں۔ لیکن اگر آپ چاپلوسی کے فن میں مہارت رکھتے ہو تو کامیاب ہو جاؤ گے۔ اس کی چاشنی کو ہر ایک چاٹنا چاہتا ہے۔

***

جب انسانیت کا زوال آیا تو ہر طرف قحط سالی نظر آنے لگتی ہیں۔ خرید و فروخت والی اشیاء ناپید تو ہونا ہی تھیں وفا اور محبتیں اور خلوص کا کاروبار بھی ٹھپ ہو گیا۔

***

ہر چیز وقت پر اچھی لگتی ہے۔ نمازِ عصر عشاء کے بعد پڑھنا، سمجھیں کہ بھول کر پھر پلٹنا ہے۔ چلو سونا نہیں ملا تو پالش والا لوہا ہی سہی کچھ تو لے لو۔

***

اخلاقیات کا سماجیات، نفسیات اور معاشیات، سب سے واسطہ ہوتا ہے۔ جہاں اخلاقیات کمزور پڑنا شروع ہو گئیں تو سمجھو سارا ڈھانچا ہی ہل جاتا ہے۔

***

ذخیرۂ انسانیت کی کمی کے وجہ سے ہی، خوراکِ انسانیت پر بڑے جھگڑے فسادات برپا ہونے کے اسباب جمع ہونا شروع ہو گئے ہیں۔

***

ہوا میں غبارے تب ہی اڑتے ہیں، جب انتشار کو اختیار مل جاتا ہے۔

***

جب فتنے فسادات انفرادیت سے نکل کر اجتماعیت کی شکل اختیار کر لیں تو، سمجھ لو آنے والا وقت خوفناک اور خطرناک حد میں داخل ہو چکا ہے، ایسے حالات میں جس نے بھی صبر اور خاموشی کو تھام لیا وہ حفاظت کے دائرے میں داخل ہو جائے گا۔ جو بھی شیطنت کی ہتھکنڈوں میں جکڑا گیا وہ خود تو ضایع ہوا ہی لیکن معاشرے اور ارد گرد کے لوگوں کو بھی لے ڈوبے گا۔

***

سب سے بڑا اعترافِ جرم یہی ہے کہ آپ نے حسد کے سانپ کو پالنا شروع کر دیا ہے۔ وہ آہستہ آہستہ نکل کر آپکی زبان میں اور آپکی چال چلت سے ظاہر ہو رہا ہے، اور سب کو زہر آلودہ کر رہا ہے۔

***

رات کو روشن کرنے کے لیے روشنی ضروری ہے، چاہے وہ ایک عام چراغ کے ذریعے ہو یا خاص، شمس کی شعاع یا قمر کی چاندنی سے۔ کیونکہ اندھیرا کوئی اچھی بات تو نہیں۔

***

شیر حلال یا حرام نہیں دیکھتا، اس کے حملے سے بچنے کا ایک ہی حل ہے۔ اس کا پیٹ بھرنا ضروری ہے۔ اب وہ شیر نفس ہو، پیٹ بھوکے عوام، وقت کے حاکم، بگڑا ہوا معاشرہ ہو یا اس کے رنگ ہوں۔

***

بہت سی اقسام کے سانپ آپکو اپنی روز مرہ زندگی میں ملیں گے جو بڑے زہر آلودہ ہونگے۔ کچھ حسد کے روپ میں، کچھ دوستی اور رشتے داروں کے روپ میں۔ کبھی کبھار مختلف زاویوں سے بھی دکھائی دیتے رہیں گے۔ خاص طور پہ آجکل بڑھتی ہوئی منافقت کے دور میں کاروباری شخصیت اور حضرات کے روپ میں جن کے اس دور حاضر میں بڑے بڑے کارخانے چل رہے ہیں۔ کوشش کرو میرے پیارو کہ ایسے سانپوں والی عادت رکھنے والے دوستوں سے کنارہ کش رہو۔

***

بہتر اخلاق انصاف ہے اصولوں کا، جو بغاوت اور صداقت کے بیچ میں رکاوٹ بنتا ہے، جبکہ عجز ہتھیار ہے صداقت کا اور تکبر بغاوت ہے انصاف کے تقاضوں سے۔

***

مہنگائی کے پائلٹ ابھینندن کو فقط ایمانداری کے ڈرون کے ساتھ گرایا جا سکتا ہے۔

***

نمک اور چینی کی رنگت میں کوئی خاص فرق نہیں، لیکن ذائقہ میں زمین آسمان کا فرق ہے، اس طرح سب دوستوں اور رشتہ داروں کو فقط رنگت کی بنیاد پر اعتبار کر کے اپنے آپ کو دھوکا مت دیں۔

***

اے انسان تم جیسا چاہو ویسا لبادہ اوڑھ لو، اور اس کا سہارا بھی لے لو، لیکن حقیقی کردار کھو کر اس مالک کی کائنات سے دھوکے کی پاداش میں انسانیت کے ساتھ حسنِ سلوک کے دائرے سے نکل جاؤ گے۔

***

ہم صوفیاء کرام کے مسلکِ عشق سے وابستہ لوگوں کے گروہ سے تعلق رکھنے والے انسان ہیں، جو اصلاحات کا پیغام بھی تنقید سے نہیں بلکہ محبت کی داستان سے عملی طور پر سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جس کو سمجھ آئے وہ امن پسند بن جاتا ہے جس کے کسی بھی عضو سے ایذا رسانی نہیں ہوتی ہے۔ کیونکہ یہی ہمارے رہبر کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغامِ محبت ہے.

***

جب بے اعتباری کا مرض، وبا کی صورت اختیار کر جاتی ہے تو، سارے رشتے روحانی، معاشرتی اور خونی، سب ٹوٹ جاتے ہیں، اکیلا پن قابض ہو جاتا ہے۔ایسے موزی امراض سے بچنے کی کوششیں کریں،اور پاکیزہ رشتے مضبوط بنائیں.

***

اہلِ بصیرت اللہ تعالیٰ کے فضل وَ کرم سے وہ سب کچھ دیکھ سکتے ہیں، جو جدید ترین ٹیکنالوجی بھی نہیں دیکھ سکتی۔ لیکن ان پر صبر اور خاموشی کی حدیں مقرر ہوتی ہیں، وہ اتنا ہی ظاہر کرتے ہیں جس میں انسانیت کے لیے بھلائی ہو اور اصلاح ہو۔

***

صابرین بن جاؤ، شاکرین میں شمار ہو جاؤ۔ دنیا والے پاؤں میں گر جائیں گے انشاللہ تعالیٰ.

***

کبھی، کبھی انسان کو اپنی خوبی بھی مروا دیتی ہے کیونکہ دنیا والے آپکو اس طرح دیکھنا نہیں چاہتے ہیں، اس لیے کہ انکی قابلیت آپ کے آگے شرمسار ہو جاتی ہے۔ پھر وہ کالے بچھو کی طرح اندھے ہو کر ڈنگ مارتے ہیں ، کبھی دومنہ والی ناگن کی طرح تو کبھی کالے سانپ والی زہریلی حرکتوں سے۔ بہر حال زندگی میں اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے لیے اپنے آپ کو پُختہ کرنا پڑے گا، روڈ راستے صاف ستھرے سیدھے ہوں یا ٹوٹے پھوٹے پتھریلے ہوں، ان پہ چلنا سیکھیں، آپ نہ بھی پہنچیں تو آپ کے پیروکار انشاءاللہ ضرور پہنچیں گے،ان خوبیوں والوں کو حسینی کہا جاتا ہے، اٹکنے والے کو یزید زمانے والا کہا جاتا ہے.

***

علمی انتشار چھوڑو گے تو روحانی استحکام پاؤ گے، ورنہ بیچ دریا میں ڈوب جاؤ گے (دونوں کناروں سے نکل کر).

***

ایک انسان بننے کے لئے کسی ایسے کو ڈھونڈنا پڑے گا، جو پہلے خود انسان بن چکا ہو.

***

کامیاب وہ انسان ہیں جن کی قبروں کی مٹی بھی بات کرے، یعنی انکی تعلیم اور زبان.

***

انسانی فطرت ہے کہ دنیاوی تماشوں پہ ضرور رنج اور صدمے پہنچتے ہیں۔ پھر بھی دل پر ہاتھ رکھ کر سوچا جائے کہ تو کامیاب ہے، تبھی تو تمہاری موجودگی بھی انکی آنکھوں میں چبھ رہی ہے، ایسے ہی تمہارے لکھے ہوئے الفاظ بھی بھلائے نہیں جا سکتے.

***

چاپلوسی کرکے چور سے چوکیدار بننے سے بہتر ہے مالک بن کر سب کو سنبھال لیں۔

***

وصال اور انتقال کا فرق جاننا چاہیے، وصال والا واصل بر حق ہو جاتا ہے اپنے دلبر کے دیدار سے اور انتقال والوں کا اختتام ہوتا ہے دنیا کے عیش و عشرت اور آرام سے.

***

انقلاب کے پیچھے ایک ہی اعتراض ہوتا ہے، حقوق اور انصاف سے لاغرضی۔

***

ہماری نیت ہی ہماری چوکیدار ہے.

***

دعائیں لینے اور فیض لینے میں بڑا فرق ہے، دعائیں لینے والا واپس پلٹ کر مشکل سے دیکھتا ہے، لیکن فیض لینے والا کبھی بھی بے وفائی نہیں کرتا.

***

بازارِ مصر اور یوسف علیہ السلام کو خریدنے والی بڑھیا تو گئے ۔ دور دور تک دکھائی نہیں دیتے، یہاں تو ہم بازارِ انسان میں شیطان خریدنے چلے ہیں.

***

اطاعت، بغاوت میں تب تبدیل ہوا کرتی ہے جب طاقت خوف میں تبدیل ہو جاتی ہے.

***

اشیاء روزمرہ مارکیٹ میں آنے کے بجائے ذخیرہ اندوزی کی صورت اختیار کر جائیں، تو یقیناً اس معاشرے کو افلاس اور بھوک کا شکار ہونا پڑے گا.

***

جب کسی کی بات کو سنی ان سنی کرکے ٹال دیا جائے تو وہ ایک نہ ایک دن ہزاروں ذرائع کے ساتھ باتیں کرنے لگے گا، پھر نہ چاہتے ہوئے بھی کان کھول کر سننا پڑے گا۔

***

جب انتقال اقتدار ہو، یا اقتدار منتقل ہو یہ دونوں سکون سے نہیں ہوا کرتے ہیں۔بڑی بڑی تاریخیں چھوڑ جاتے ہیں.

***

جب لوگ تمہارا تمسخر اڑانہ چھوڑ دیں گے تو آپ کیسے اپنی اصلیت کو تلاش کرو گے ؟اپنی منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے سب کچھ چلتے رہنا چاہیے.

***

کچھ ایسے شعبہ جات ہوتے ہیں جن میں ریٹائرمنٹ مشکل ہوتی ہے.

***

جتنی بڑی خواہش ہو گی اتنی بڑی امید کے ساتھ انتظار کرنا پڑتا ہے، محبت کرنے والوں کو ویسے بھی انتظار اور صبر کرنے کا ہنر سیکھنا چاہیے.

***

خبریں خبرداری کے لیے بہتر ہیں، ہوش کا تعلق ہوشیاری سے ہوگا، وقت اور حالات سے ہونے والی حاصلات کے ساتھ خبر اور ہوش لازم وملزوم ہیں.

***

جب کسی چور کو چوکیداری کرتے دیکھا جائے تو فکر مت کریں، یہ سب آپ کے اپنے بنائے ہوئے اصول ہیں جس کی وجہ سے ایک چوکیدار کو پہلے چور بننا پڑا پھر چوری کی رقم بانٹ کر چوکیداری لینی پڑی، اگر وہ پہلے ہی چوکیدار بن جاتا تو چوری کرنے کی نوبت نہ آتی.

***

کرسی چھوڑی نہیں جاتی ہے چھینی جاتی ہیں.

***

صبر کی حدیں مقرر کی گئی ہیں، جہاں ضرورت ہو وہاں ضروری ہیں، حصولِ رزق اور حصول علم اور تبلیغ دین کی کوشش کرنے کی ممانعت نہیں ہے، لیکن اتنی بھی نہیں کہ آپ کو ٹینشن اٹھانی پڑے اور زندگی کے لیئے ایک خلل بن جائے.

***

علاج سنت ہے اور ناامیدی گناہ ہے۔ امید کے ساتھ ہر ممکن علاج کرنا چاہیئے۔ بیماری سے لیکر ہر مسئلے اور رکاوٹ کا علاج موجود ہے جو آپ کی روزمرہ زندگی میں آتے رہتے ہیں۔ لیکن اگر کامیابی نہ ہو تو فکر مت کریں۔ پھر سے کوشش کریں۔ ناممکن کو ممکن بنانے والی ہستی موجود ہے جو رب العالمین ہے۔

***

ہم اُس وقت بھی ساتھ تھے جب آپ نہیں تھے، ہم اِس وقت بھی ساتھ ہونگے جب آپ نہیں ہونگے۔ فرق صرف یہی ہے کہ آپ اُس وقت مبتلائے حسد تھے اور آج بھی آپ اُس کے پیچھے بھاگ رہے ہو۔

***

میرے دوستو! آپ ایسی ٹھنڈی ہوا کو تلاش کریں جو جلتی ہوئی آگ سے گلاب کے پھولوں کو بچالے، یقیناً آگ آج کا معاشرہ ہے اور گلاب کے پھول معاشرے کے معصوم فرد اور جوان ہیں، ٹھنڈی ہوا آپ بن سکتے ہو۔ بن جاؤ درود پاک کی کثرت کرکے اور کرواکے۔

***

کسی کی تبلیغ اور اصلاح بیشک کریں، لیکن ضرورت مند کی ضرورت کا بھی خیال رکھیں اور وقت کی نزاکت کا بھی۔

***

موجودہ صورت حال میں اس معاشرے کے افراد کو خوف، وہم، انتشار اور افواہوں کی ضرورت نہیں، سکون بخش اور حوصلہ دینے والے شخصیات کی ضرورت ہے۔ وہ آپ بھی بن سکتے ہو۔

***

بیٹیاں رحمت اور نعمت ہیں، جس کے گھر میں بیٹیاں نہ ہو وہ گھر ویران رہتا ہے، ظالم لوگوں، وحشی سماج اور انتہا پسندی کے مفلوج ذہنی امراض کے مارے ہوئے افراد کی ہر طرح کی پہنچ سے ہمیں انہیں دور رکھنا چاہیئے اور ان بچیوں سے لیکر اپنے چھوٹے بچوں سمیت سب کی ذہنی، علمی، عقلی، روحانی اور فکری نشوونما ایسی کی جائے کہ وہ کسی کے دھوکے میں نہ آئیں اور نہ ہی کسی کو دھوکا دیں اور نہ اس طرف توجہ دیں۔

***

ہر شخص ہر وقت ہر طرح سے کامیاب ہونا چاہتا ہے، لیکن ہر ناکامی ایک کامیابی کا راستہ بتاتی ہے۔

***

ہر بوڑھا شخص جوان بننے کی آرزو کرے۔ یہ اس کے دل کی تمنا تو ہو سکتی ہے، لیکن ایسا بننا اس کے ہاتھ میں نہیں۔ اسی طرح ہر ایک جوان ہر اس بوڑھے شخص کی طرح تجربہ کار بن جائے، یہ بھی مشکل ہے۔ وقت، وقت کی تلاش میں ہے۔

***

پہلے جھگڑے اور لڑائیاں کسی اور وجہ سے ہوتی تھیں، لیکن اب وقت آ رہا ہے کہ ساری لڑائیاں اور جھگڑے حرام کی ملکیت اور کاروبار پر ہونگے۔

***

سچ آہستہ آہستہ ظاہر ہوتا ہے اور جھوٹ ایک دم ظاہر ہو کر پھر سے جلد ہی چھپ جائے گا، اس کے لئے انتظار لازم ہے۔

***

دنیاوی غرض کے کے رشتے مفادات کے ارد گرد گھوما کرتے ہیں، جب مفادات نکل جاتے ہیں، تو پیچھے مڑ کر بھی کوئی نہیں دیکھتے، لیکن روحانی فکر کے تعلقات مرنے کے بعد بھی وابستہ رہتے ہیں۔

***

درودِ پاک کسی کام کے لیے نہیں پڑھا جاتا، بس ایک حاضری اس طلب میں کہ رحمت العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رابطہ کیسے قائم ہو۔ باقی اس ہستی پہ اور خدا پہ سب کچھ چھوڑ دینا چاہیے۔

***

درودِ پاک ایک راستہ اور ایک اسباب ہے جو مسبّب الاسباب تک رسائی حاصل کرا سکتا ہے، بس پھر وہ رب پاک جانے اور اسکا محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانے، کسی چیز کا بدلہ نہ مانگو کہ ایسا ہو ویسا ہو، آپکی خواہشات اور امیدیں چھوٹی ہونگی اور اللہ کے پاس دینے کے لیے بہت کچھ ہوگا۔

***

مسافتیں مسافتیں ہوا کرتی ہیں، وہ دنیاوی سفر کی ہو، علمی، عقلی حتی کہ عشقی اور روحانی ہوں، تھکا دیتی ہیں، لیکن منزل مقصود پر پہنچ کر مطمئن ہو جانا بھی ایک نعمت سے کم نہیں۔ اکثر لوگ نعمتیں پا کر بھی خوش نہیں ہوتے۔

***

تسلیم ورضا رب العالمین کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے، اس طرح رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت حاصل کرنے کے لیے درود پاک کا ورد ہی نعمت بن جاتا ہے، ابھی آپ تجربہ کرکے دیکھیں، تسلیم ورضا کا تعلق کیسے جڑتا ہے۔ تب ہی تو نفس مطمئنہ کہلاتا ہے۔

***

ہمارے پاس تو ورثہ ہی اخلاق، صبر اور شکر کا ہے، ہمیں کسی بھی صورت میں انہیں چھوڑنا نہیں ہے۔

***

کسی پر اتنا اعتماد نہ کریں کہ آئندہ کے لیئے کسی ایک کا اعتماد کھو کر آپ انسانیت سے ہی بے اعتبار ہو جائے۔

***

کچھ لوگ، کام پڑنے پر نہ چاہتے ہوئے بھی کسی کے پاس جاتے ہیں، کچھ لوگ بغیر کام کے بھی کسی کے پاس آتے ہیں۔

***

جس کو عزت کے مفہوم کی پہچان نہ ہو اس کو عزت دو گے تو ذلت ہی ملے گی۔

***

جس کے پاس ناپ تول کا توازن درست نہ ہو، اس کے پاس جانا اور واسطہ رکھنا وقت کا ضیاع ہے۔

***

جس نے عشق کیا وہ دیوانہ ہو گیا یا مردہ ہو گیا، جس نے ان سب کو کنڑول میں رکھ کرمات دی وہ صاحبِ اوصاف بن گیا اور ایک کمال کا انسان بن گیا۔

***

عموماً زیادہ سوال کرنے والے بے عمل ہوتے ہیں، صرف منہ کا ذائقہ لینے کی کوشش کرتے ہیں، سمجھنے والے کے لیے بہت کچھ ہوتا ہے، وہ خاموشی سے بھی سمجھ جاتے ہیں۔

***

ہمت بہترین ہتھیار ہے، حوصلہ تیز ترین شعور ہے، جستجو علیٰ الاعلان جہاد ہے، خاموشی پوشیدہ حکمت عملی ہے۔اپنے آپ میں جھانک کر پھر دوسروں کی طرف دیکھا جائے۔

***

کبھی کبھی شکار اور شکاری پرندے دھوپ میں ایک ہی درخت پر بیٹھ جایا کرتے ہیں، لیکن کسی تالی کے بجنے سے ایک ساتھ اُڑ بھی جاتے ہیں۔

***

ایک ایسا وقت آنے والا ہے جب نایاب چیزیں بھی بے قدروں کے ہاتھوں نیلام ہونے لگیں گی۔

***

جب آگ، اندر سے لگے، باہر والوں کو پکارنا فضول بن جائے گا وہ صرف تماشا دیکھنے آئیں گے۔

***

کمزور اور لاغر گھوڑوں پر شرط رکھنا نادانی ہے، ان پہ کتنے ہی قیمتی سامان کیوں نہ نصب کیے جائیں، یہ زیادہ وزن نہیں اٹھا سکتے ہیں۔

***

میرے پیارے دوستو! آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے ناطہ جوڑ کر پھر خاموشی کے ساتھ بیٹھ جانا یہ غنیمت نہیں بدبختی ہے، اٹھو درود پاک کی تبلیغ کرو، ورنہ تمہیں مسائل گھیر لیں گے، پھر شکایت کرو گے، جب وقت ہاتھ سے نکل جائے گا۔

***

بغض کی بڑی سے بڑی علامت یہ ہے کہ کسی کو کسی بھی قسم کی پذیرائی ملے تو دوسرے حضرات کے اندر کا ابلیس زبان تک پہنچ جائے۔

***

چڑیل کو چڑیل کہنے سے مسئلہ حل نہیں ہوگا، بلکہ اس سے بچنے کے لیے تدابیر اور احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔

***

چیونٹی کا کاٹنا ہاتھی کو بھی ہلا دیتا ہے۔

***

جس سے رب روٹھتا ہے، اس سے سمجھ بوجھ چھین لیتا ہے، اس کو شک کے موذی مرض میں مبتلا کر دیتا ہے۔

***

زندگی کا حقیقی ذائقہ تب گم ہو جاتا ہے، جب تم دوسروں کی زندگیوں میں خوامخواہ کی مداخلت کرتے ہو۔

***

چالاک لومڑی کی سیاست کو صبر کی طاقتور زنجیریں جکڑ لیتی ہیں.

***

ان گھومنے پھرنے والے انسانوں کو زندہ انسان کیسے کہا جاسکتا ہے، جن سے کسی بھی انسان کو سواءِ نقصان کے کسی طرح کا بھی فائدہ نہ ہو.

***

زندگی ریل گاڑی کی پٹڑی کی طرح ہے، اس پر آنے کے بعد، سامنے سے ملک الموت کی تیز گاڑی سیٹیاں بجاتی آرہی ہے اور تم سستیاں کر رہے ہو۔ پٹڑی پر کھڑے ہو کر ادھر اُدھر کی خوبصورتیاں دیکھ رہے ہو اور ان کے ٹک ٹاک بنا رہے ہو۔ گرتے ہوئے دیر نہیں لگے گی، ہوشیار ہو جاؤ نہیں تو سستیاں غرق کرنے کے لیے کافی ہوتی ہیں.

***

دعا کے لیے ایسے ہی دوائیں لینی پڑتی ہے، جیسے بیماری کے لیے ڈاکٹر کا پرچہ اور ٹیسٹ اور میڈیسن کی بھرے تھیلے۔ ایسے ہی دعا کے لیے عقیدہ، احترام، ادب اور دیے ہوئے احکام پہ عمل کرنا ضروری ہے۔ حسد اور اندر والی ڈبل گیم الٹا بیماری کو زیادہ تقویت دیتی ہیں.

***

بھٹکے ہوؤں کا ہاتھ پکڑنا اور انکو راہِ پر لے آنا، یہ کام انسانیت کے ناطے خدمت میں شمار ہے۔ ایسی نوکریاں نصیب والوں کو ملتی ہیں۔ نجانے کتنے بدنصیب معصومیت سے بھرے انسان باشعور بن جائیں تاکہ معاشی بہتری ہو جائے۔

***

سانپ اور نیولے کی طرح انسان کی انسان کے ساتھ جنگ ازل سے لیکر ابد تک جاری رہے گی، حسد کی صورت میں، انائیت، ہوس اور حرص کے ہتھیاروں سے.

***

اشرافیہ اور بدمعاش مہمانانِ خزانہ، اور میزبان (عوام) بیچارے روزگارِ زندگانی کی تلاشِ میں پریشان۔

***

آج قدم قدم پہ آپکو ہوٹل ملیں گے اور اوطاقوں (بیٹھکوں) کو تالے لگ گئے ہیں۔ ایسے ہی آج ہمارے شعور کو بھی تالے لگے ہوئے ہیں۔

***

جو زندگی کے بہتر فلسفے سے ہٹ کر ذاتیات کو اولیت دیں، وہ تریخ کے اوراق میں ایسے کھو جائیں گے، جیسے گائے کے سر سے سینگ۔

***

دنیا فتنوں کی جڑ ہے۔ بہت کچھ برداشت کرنا پڑتا ہے۔ جو کچھ ہم دیکھ اور سن رہے ہیں اگر تم بھی دیکھ اور سن لو تو تمہارے پاؤں کے نیچے سے زمین سرک جائے گی۔ بس اِن حالات میں بھی اصلاح کا راستہ نہیں چھوڑنا اور دنیا کی پرواہ کیے بغیر ڈیوٹی دیتے جانا ہے۔ ہم اپنے مشن سے نہیں ہٹیں گے اور پیار و محبت کا درس پہنچاتے رہیں گے. انشاءاللہ.

***

واہیات اور فضولیات سے بھرپور وقت گذر رہا ہے۔ بس اللہ پاک وقت (ضائع کرنے) والوں کو عقل دے۔ اور اِس بہاؤ میں بہنے، ڈوبنے اور غسل کرنے والوں کی اصلاح کی کوشش کے علاوہ ہم کچھ کر بھی نہیں سکتے ہیں۔ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توجہ چاہیے۔ ہدایت تو اللہ رب العزت کے ہاتھ میں ہے.

***